CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فریدنامہ

(شری گُروگرنتھ صاحب میں شامل شیخ فریدؔ کے پنجابی کلام اور
اُس پر گُروصاحبان کی تشریح کا اردو میں منظوم ترجمہ)

زاہدؔ ابرول

ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی ۶

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

© زاہد ابرول

FARID NAMA

(Sheikh Farid's Punjabi verses and their poetic translation in Urdu)

by: ZAHID ABROL

First Edition 2003
Second (Revised) Edition 2020
ISBN 978-93-90100-61-3
₹ 250/- (HB) ₹ 200/- (PB)
US$10(Ten)

نام کتاب : فریدنامہ
مصنف : زاہد ابرول
اشاعت اوّل : ۲۰۰۳ء
اشاعت دوم (ترمیم شدہ) : ۲۰۲۰ء
قیمت : ۲۵۰ روپے (مجلّد) ۲۰۰ روپے (پیپر بیک)
یو.ایس ڈالر ۱۰
ٹائٹل پینٹنگ : پروفیسر بھارتی (ہوشیار پور)
مطبع : روشان پرنٹرس، دہلی۔۶

تقسیم کار

"Gulrukh", Near D.A.V.Public School
Nangal Road , Una (H.P.)-174303
E-mail id : abrol.zahid@gmail.com
Ph. 01975-223939 ; (M) : +91 98166 43939 ; 97363 23030

Published by

EDUCATIONAL PUBLISHING HOUSE

H.o. D1/16, Ansari Road, Darya Ganj, New Delhi-110002 (INDIA)
B.o. 3191,Vakil Street, Kucha Pandit, Lal Kuan, Delhi-6 (INDIA)
Ph: 45678285, 45678286, 23216162, 23214465, Fax : 0091-11-23211540
E-mail: info@ephbooks.com,ephindia@gmail.com
website: www.ephbooks.com

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پروں میں لے کے عقابوں کی طاقتِ پرواز
اُڑے تُو نرم ہواؤں میں تتلیوں کی طرح

محبت بھری دعاؤں کے ساتھ
اپنی بیٹی رابعہ (Rabia)
اور
داماد ترُن (Tarun)
کے نام

—زاہد ابرول

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

SHEIKH FARID GANJ-E-SHAKAR
(1173-1266 A.D.)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فریدنامہ: ایک ادبی نشاۃ ثانیہ کا آغاز

پروفیسر عزیز پری ہار

''فریدنامہ'' کئی اعتبار سے ایک Renaissance تصنیف ہے۔ میں اِن خطوط پر اور اِس تناظر میں چند باتیں عرض کرنا چاہوں گا:

- بابا فرید کے تصوّرات کی اہمیت آج کے دور میں
- پنجابی، اُردو اور فارسی کے باہمی رشتے کی ثقافتی نوعیت و اہمیت
- ترجمے کی تخلیقی جہات

جہاں تک بابا فرید کے جہانِ معنی کا تعلق ہے، اُس کی وضاحت کے لئے سارے کلام کو بطور دلیل پیش کرنے کی ضرورت نہیں، کوئی ایک اشلوک اُٹھا لیجیئے۔ مثلاً:

لگے کنارہ موت کا، جوں دریا کا چھور
آگے تپتے نرک میں، ہاہاکار کا شور
کُچھ سمجھیں سب اور کچھ، پھرتے بے پرواہ
کرم جو دنیا میں کئے، بنتے وہی گواہ

ظاہر ہے بابا فرید نے زندگی کے بنیادی سوال کی جانب اشارہ کیا ہے، یعنی دوامِ کس چیز کو حاصل ہے؟ موت ایک اٹل حقیقت ہے اور تاریکی اور خوف کی ایک بڑی علامت ہے۔ پھر زندگی کے چراغ کو کون سی چیز روشن رکھتی ہے؟ بابا فرید نے ''کرم'' کی صداقت اور بقا کو زندگی کی بنیادی قدر تسلیم کیا ہے۔ فرید چونکہ باطن کے شاعر ہیں انہوں نے معرفت، تیاگ، ازلی بیداری،

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سچ، خودشناسی، بندگی، خوفِ خدا، انسان دوستی، نیکی اور پاکیزگی کو انسانی عظمت کی بنیادی قدریں تسلیم کیا۔ شاعری ان کے نزدیک جمالیاتی سطح پر اِنہیں قدروں کی پہچان اور جستجو کا دوسرا نام ہے۔ چند اشلوک اس بات کو واضح کردیں گے:

بُرے کا بھی کیجئے بھلا، من میں نہ غصّہ آئے
تن روگوں سے بچا رہے، پاس سے کُچھ بھی نہ جائے

دشت میں بسے پرند جو، اُن پر مَیں قربان
تھل میں رہیں کنکر چگیں، رب کا نہ چھوڑیں دھیان

تن کی مانگیں بڑھ رہیں، دُکھ میں رہوں سدا
کانوں میں بھرلی روئی، لاکھ اب چلے ہوا

باہر کا شور جس طرح سے ہمارے من میں غلاظت بھرتا چلا جاتا ہے اور ہمارے دھیان میں خلل ڈالتا ہے، وُہ انسانی زندگی کا بڑا المیہ ہے۔ یہ خلل انسان سے صبر و قناعت کی بے بہا دولت چھین لیتا ہے۔

صبر کی من میں کمان ہو، صبر ہی کی ہو ڈور
صبر کا ہی جب تیر ہو، خالق تیری اور

مزید:

جن کاموں میں گُن نہیں، بھولیئے ایسے کار
شرمندہ مت ہوئیے، سائیں کے دربار

دھن دولت سے نہ موہ رکھ، موت بڑی بلوان
آخر جانا ہے جہاں، رہے وہیں کا دھیان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چھت کی دوڑ کہاں تلک، اُٹھ اب نیند سے جاگ
مِلے ہیں جو گنتی کے دن، وہ بھی ہیں بھاگا بھاگ

بابا فریدؔ ایک صوفی تھے جن کے خلفہ سے چشتی سلسلے کی دو شاخیں منسوب ہیں۔ یعنی سلسلہء چشتیہ اور نظامیہ۔ ان جلیلا لقدر صوفیہ نے عام انسانوں سے سیدھا تعلق بنائے رکھا۔ سرکار، دربار سے دُور رہے۔ کوئی جاگیر یا عہدہ قبول نہیں کیا۔ ان کی خانقاہوں میں ہر مذہب اور ہر فرقے کے لوگ آتے تھے۔ وہ فقر و فاقہ پر راضی رہ کر زندگی بسر کرتے تھے۔ ''مقام'' صوفیہ کی ایک اہم اصطلاح ہے جس کا مطلب ہے کسی حالت اور کیفیت کا ذاتی تجربہ اور یقین حاصل ہونا۔ جب میرؔ نے کہا:

سہل ہے میرؔ کا سمجھنا کیا؟
ہر سخن اُس کا اِک مقام سے ہے

یہ ''مقام'' وہی مقام ہے جہاں سے انسانی تجربے کا خمیر اُٹھتا ہے۔ چشتی صوفیہ کی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا سے محبت کی جائے، جس کا جو حق ہو وہ ادا کیا جائے۔ سماج میں فساد اور لڑائی جھگڑے زیادہ تر اُس وقت پیدا ہوتے ہیں جب انسان انسان کا حق مار لیتا ہے۔ صوفیہ اسی لیے کہتے ہیں کہ اپنے رب سے رشتہ استوار رکھو تا کہ نیکی کی راہ پر چل سکو۔ اس کے لئے صوفیہ نے چار اصول وضع کیے۔ کم کھانا، کم بولنا، کم سونا اور لوگوں سے کم ملنا، یعنی گوشہ نشینی۔ اِنہیں اصولوں اور تعلیمات سے بابا فریدؔ کا کلام عبارت ہے۔ جب فریدؔ یہ کہتے ہیں:

چوبارے، کوٹھے، محل، اِن سے نہ رکھو پریت
ڈھیروں خاک پڑے گی جب، کوئی نہ ہوگا میت

اُن کا مطلب یہی ہے کہ مالِ دنیا سے محبت نہ کر، دولت اکٹھا کرنے کی دُھن میں اتنا اندھا نہ ہو جا کہ حلال و حرام، جائز اور ناجائز کی تمیز باقی نہ رہے۔ یہی وجہ ہے کہ درویشوں اور صوفیوں کی مدد کو ''ہمّت'' طلب کرنا کہا گیا ہے۔ یہ بزرگ مراقبے میں اِس لئے چلے جاتے تھے کہ دل و دماغ سے غلط خیالات کو دُور رکھا جا سکے اور اللہ پر بھروسہ بنا رہے، جس نے ہمیں پیدا کیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے اور رزق دیا ہے۔ صوفیہ کا پیغام یہی ہے کہ دل میں کبھی یہ خیال نہ لاؤ کہ یہ چیز مجھے مِل جاتی تو اچھا ہوتا۔ خانقاہ میں لنگر کا نظام بھی چشتیہ سلسلے کی ایک بڑی خصوصیت رہا ہے۔ سِکھ دھرم میں بھی ''کڑاہ پرشاد'' کا تصوّر چشتی خانقاہوں سے آیا ہے۔

یہ تھا چشتیہ سلسلے کے عظیم صوفی شاعر فریدؔ کی تعلیمات کا ایک مختصر جائزہ۔ اب ذرا آگے چلتے ہیں اور ایک نظر ڈالتے ہیں پنجابی اور دوسری زبانوں یعنی سنسکرت، فارسی، عربی، ہندی، ملتانی وغیرہ کے باہمی رشتے پر۔ ''فرید نامہ'' اس لحاظ سے بھی خاصی اہمیت رکھتا ہے کہ اس نے ہمارے حال کو لسانی اور ثقافتی سطحوں پر ہمارے ماضی سے جوڑ دیا ہے۔ جناب زاہدؔ ابرول کا شعری محاورہ اجتماعی لاشعور (collective unconscious) کا محاورہ ہے جو زمان و مکاں کی حدوں سے ماورا ہُوا کرتا ہے۔ ترجمہ نگار خود ایک قادر الکلام شاعر ہیں، وہ شعری اظہار کی لئے اور لوَ، اس کی باریکیوں اور تہداریوں کا بلیغ شعور رکھتے ہیں۔ اُن کے نزدیک یہ کام محض ایک شعری فریضہ نہ تھا بلکہ اپنے باطن اور جوہرِ ذاتی کی روحانی تسکین اور اپنی cultural identity کی جستجو تھا۔ اگر یہ محرکات کارفرما نہ رہے ہوتے تو ترجمے میں پختگی، روانی، رِدم، عقیدت، محویت اور اصل کے قریب رہنے کی اُمنگ اتنی شدید نہ ہوتی۔ جناب بلراجؔ کومل نے اس جانب اشارہ کرتے ہوئے لِکھا ہے، ''اگرچہ زاہدؔ ابرول پنجابی، اُردو اور ہندی میں ماہرانہ دسترس رکھتے ہیں پھر بھی وُہ کسی مطلق العنانی کے قائل نہیں ہیں''۔

جو ثقافتی عناصر جناب زاہدؔ ابرول کے لاشعور میں کارفرما تھے انہیں بروئے کار لانے کے لئے اور ان کے شعری اظہار کے لیے کچھ راہیں ہموار کرنا تھیں جو آنے والے وقتوں میں ان کی identity کی دلیل بن سکیں اور شاعری کی cultural specificity کا جواز بھی پیش کر سکیں۔ زبانوں کے رشتوں کا جہاں تک تعلق ہے بلراجؔ کومل لکھتے ہیں: ''زاہدؔ ابرول پنجابی شاعری اور اردو شاعری کے ثقافتی اور لسانی تناظر کو بخوبی سمجھتے ہیں''۔ پنجاب سے فارسی، اربی، برج بھاشا، اودھی، کھڑی بولی، سنسکرت، سندھی، اپ بھرنش اور پنجابی کا رشتہ بہت گہرا رہا۔ بھکتی کال میں جو شاعری تخلیق ہوئی اس کا رشتہ براہِ راست عوام سے تھا۔ یہی وجہ ہے کہ تمام صوفیانہ شاعری میں بول بنانے کا رجحان غالب رجحان رہا ہے۔ ترجمہ نگار نے عوامی لہجے، بول بنانے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے رجحان، دل میں اتر جانے والی بات اور روحانی تجربے کے ہمہ گیر پہلو کو تخلیقی سطح پر بہت کامیابی سے نبھایا ہے۔ بول بنانا صوفیہ اور فقیروں کا عوام سے جڑنے کا ایک طریقہء کار تھا جس کو ترجمہ نگار نے ایک ایسی ابدی تخلیقیت عطا کر دی ہے کہ وُہ خود صوفی شاعری کی ایک درخشاں علامت بن گئے ہیں۔ چند مثالیں بابا فریدؔ اور ترجمہ نگار کی ذہنی، لسانی اور ثقافتی و روحانی مماثلتوں کو غیر معمولی طور پر واضح کرتی ہیں۔ ان اشلوکوں کی زبان، پیغام، کیفیت اور تاثر خاص طور پر قابلِ توجّہ ہے:

کودوں کے کھیتوں سے بھی، ہنس اُڑانے جائیں
پاگل ہیں، نہیں جانتے، ہنس نہ کودوں کھائیں

جسم تپے تندور سا، ہاڑ بنیں ایندھن
پاؤں تھکیں چلوں سر کے بل، جو ہو پیا مِلن

جنگل جنگل کیا پھرے، کانٹوں پر کیا سوئے
باہر کیا ڈھونڈے اُسے، من اندر جو ہوئے

دیکھ دیکھ آنکھیں گئیں، سُن سُن بہرے کان
شاخِ جسم بھی پک گئی، ڈھونڈے مِلے نہ جان

ایک اچھا ترجمہ نگار ترجمے کے عمل میں soft consonants کی اہمیت سے بخوبی واقف ہوتا ہے یعنی /L/، /M/، اور /N/۔ شاعری میں آہنگ پیدا کرنے والی آوازوں میں /S/ اور /Z/ کی اہمیت بھی برابر کی ہے۔ اب اِن حروف کے صوتی آہنگ کا کمال دیکھیے:

لوبھ جہاں وہاں نیہہ نہیں، جھوٹی مہمل بات
ٹوٹا چھپّر کب تلک، سہہ پائے برسات

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بجی نہا دھو کر مگر، گھیرا نیند نے آن
بُو جو کستوری کی تھی، رہ گئی ہینگ سمان

پنچھی تنہا تال میں، اور صیّاد پچاس
تن لہروں میں پھنس گیا، سائیں! تیری آس

ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ جناب زاہد ابرول نے بابا فریدؔ کے اشلوکوں کا ترجمہ شعوری طور پر نہیں کیا۔ ان تراجم کا سب سے بڑا محرک تہذیبوں اور زبانوں کا وہ خوبصورت سنگم ہے جن سے برِصغیر کے عوام کے ذہن روشن ہیں اور جو آج کسی ایسے فرد اور فلسفے کی کھوج میں سرگرداں ہیں جو ان کے بیقرار دلوں کو سکوں عطا کر سکے اور ایک نئی صبح کی بشارت دے سکے۔ ''فریدنامہ'' اس جانب ایک مثبت قدم ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ نئی بشارت اور ایک نئی تہذیبی بیداری post-modernist دنیا کی ایک نادر پہچان ہے اور اس پہچان کو قائم کرنے میں ''فریدنامہ'' سدا پیش پیش رہے گا اور برِصغیر میں اور بین الاقوامی سطح پر بھی ایک ایسی poetics کی تشکیل کرے گا کہ ہماری مشترکہ تہذیب، امنِ عالم اور صلحِ کُل کی ایک ایسی مشعلِ راہ ثابت ہوگی جو آج کے دور کی جہالتوں کو پسپا کر کے لاکھوں کروڑوں ذہنوں کو فیض بخشے گی اور سرزمینِ پنجاب کی روحانی عظمتوں کا پرچم سدا بلند رکھے گی۔ آمین!

پروفیسر عزیزؔ پری ہار (b-1954)، اردو، انگریزی شاعر، ادیب
شرومنی اُردو ساہتیہ کار ایوارڈ، پنجاب سرکار (2003)،
اسٹیٹ لٹریچر ایوارڈ (2005)
15، سنیل پارک، باریوال روڈ،
لدھیانہ۔141012
95305 17135 (M)

OO

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فریدنامہ: ایک سچّے عاشق کا خراجِ عقیدت

۔ بلراج کومل

ترجمے کے کچھ مسائل ایسے ہیں جن کی نوعیت بلالحاظ نظم ونثر تمام زبانوں کے حوالے سے مشترکہ خصوصیات کی حامل ہے۔ لیکن ترجمے کے کچھ مسائل ایسے ہیں جو صرف شاعری کے ترجمے کے ساتھ مخصوص ہیں۔ استعارہ، علامت، امیج، پیکر، کثیر الجہات، ثقافتی تناظر، شعر کے بنیادی عناصر ہیں اور تخلیقی حصول یابی کی منزلِ تکمیل پر ایک ایسے جہانِ معانی کو جنم دیتے ہیں جس کے آفاق تک رسائی ہر مترجم اپنی بساط اور مقدور کی حدود کے اندر کرتا ہے۔ اپنی بساط کے مطابق معنی ومفہوم کا انتخاب کرتا ہے اور پھر ترجمے کے ذریعے دوسری زبان کے قالب میں ڈھالتا ہے۔ ہر زبان کا چونکہ اپنا منفرد لب ولہجہ اور آہنگ ہے اس لئے اصل زبان کے آہنگ کے پیمانے اور ترجمے کی زبان کے آہنگ کے پیمانے عام طور پر ایک جیسے نہیں ہوسکتے۔ ترجمے کی زبان میں مترجم کو آہنگ کی وہ کیفیت خلق کرنا ہوتی ہے جو اصل زبان کے آہنگ کی دلاویزی اور موسیقی کو بہتر سے بہتر تناسب میں کامیابی سے حاصلِ ترجمہ متن میں منتقل کرسکے۔

اردو زبان کا مزاج یوروپی زبانوں، خاص طور پر انگریزی زبان کے مقابلے میں بات کو آرائشی لوازمات کی مدد سے بات کو کچھ بڑھا چڑھا کر کہنے کا انداز ہے۔ اس لئے جب دیگر زبانوں کی شاعری کا اُردو میں ترجمہ کیا جاتا ہے تو اُردو زبان کے مترجم نادانستہ انداز میں مبالغہ اور اضافہ کا اہتمام کردیتے ہیں۔ آرائشی لیپاپوتی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اصل کے فطری جوہر، حسن اور قوت سے عاری ترسیل امکاناً مشکوک ہوجاتی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شاعری کے تراجم مقصد کے اعتبار سے دو سطحوں پر پیش کئے جاتے ہیں۔ ایک قسم کے وہ تراجم ہیں جن میں اصل زبان کے شعری متن کا صرف نثری ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ ان تراجم کا مقصد دوسری زبان کے متوقع قاری کے لئے مہمیز کا کام کرنا ہوتا ہے۔ محدود ترسیل کے بعد اگر قاری کے اندر سیرابیٔ ذوق کے لئے مزید تجسّس پیدا ہو جاتا ہے تو وہ بعض اوقات اصل زبان کو سیکھنے اور اسی زبان میں شعری تخلیق سے جمالیاتی رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ دوسری قسم کے وہ تراجم ہیں جن میں شعر کے رسمی آہنگ کی صورتیں وضع کر کے اصل متن کے آہنگ کی دلاویزی کو ترجمے کی زبان میں منتقل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

زاہدؔ ابرول کا شمار پنجاب کے جانے پہچانے عصری اُردو شاعروں میں ہوتا ہے اور ان کے اُردو کلام کو قارئین اور سامعین کے حلقوں میں پسند کیا جاتا ہے۔ حال کے برسوں میں زاہدؔ ابرول نے طبع زاد کلام کے علاوہ تراجم کی جانب بھی توجہ دی ہے۔

''فرید نامہ'' زاہدؔ کے کئے ہوئے شیخ فریدؔ کے اُن اشلوکوں اور شبدوں کے اردو تراجم پر مشتمل ہے جو گُرو گرنتھ صاحب میں شامل ہیں۔ ان تراجم کا مطالعہ بیک وقت ایک روحانی اور جمالیاتی سفر ہے۔ ترجمے کے مسائل کے تعلق سے یہ سفر مترجم کے نقطۂ نظر سے حصولِ معیار اور دریافت کا سفر ہے۔ زاہدؔ کے ترجمے کے بنیادی پہلوؤں کی تفصیل کچھ اس طرح مرتب کی جاتی ہے:

۱۔ یہ ترجمہ محض نثری (paraphrasing) نہیں ہے۔

۲۔ یہ ترجمہ محض لفظی ترجمہ نہیں ہے۔ اس کی تخلیقی جہت ہے۔

۳۔ پنجابی زبان بنیادی طور پر زمینی قوت رکھنے والی زبان ہے۔ اُردو ترجمہ اس زمینی قوت کی پہچان کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔

۴۔ پنجابی زبان کے رسمی آہنگ اور اُردو زبان کے رسمی آہنگ میں تال میل بٹھانے کے لئے مترجم نے اپنے علمِ عروض کے علاوہ اپنی صوتی قوتِ گوش سے بھی استفادہ کیا ہے۔

۵۔ اگرچہ زاہدؔ پنجابی، اُردو اور ہندی میں ماہرانہ دسترس رکھتے ہیں، لیکن وہ کسی مطلق العنانی کے قائل نہیں ہیں۔

۶۔ وہ پنجابی شاعری اور اُردو شاعری کے ثقافتی اور لسانی تناظر کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ اسی لئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

انہوں نے لفظوں کا انتخاب ہر لفظ کی مناسبت اور ثقافتی متنی تناظر کے اعتبار سے کیا ہے۔

بابا فریدؔ کو عربی، فارسی کے علاوا پنجابی، ملتانی، پراکرت، اپ بھرنش اور برج وغیرہ سبھی زبانوں میں مہارت تھی۔ اس لئے بقول زاہدؔ انہوں نے اپنے پنجابی کلام میں عربی فارسی الفاظ کو بھی پنجابی سانچے میں ڈھال کر انہیں نئی شکل اور نیا روپ دیا ہے۔ بابا فریدؔ نے اپنے کلام کی سادگی، عام لوگوں میں بولی جانے والی زبان کے استعمال اور کلام کے معنوی انسانی پہلوؤں سے اپنے وسیع حلقہء قارئین و سامعین کو متاثر کیا۔ زاہدؔ ابرول نے بھی ٹھیک بابا فریدؔ کی طرح اُردو، پنجابی اور ہندی زبانوں میں اپنی مہارت اور شعری آہنگ شناسی کی اپنی قوت سے اُردو قارئین کے لئے ایک ایسے جمالیاتی تجربے کی تجسیم کی ہے جو ہر لحاظ سے دعوتِ توجہ دیتا ہے۔ بابا فریدؔ کے اشلوکوں اور شبدوں کے رسمی آہنگ کا کردار ایک مخصوص نظامِ عروض کے تحت وضع کیا گیا ہے۔ زاہدؔ ابرول نے بھی اپنی لسانی ہمہ گیری اور خلاقانہ قوت سے وہی وقار اپنے ترجمے کو عطا کیا ہے۔ بابا فریدؔ فرماتے ہیں :

دل سے محبت جو کریں ،وہی ہیں سچّے لوگ
ظاہر و باطن مختلف، کافر، کچّے لوگ

زاہدؔ ابرول کا ظاہر و باطن ایک ہے۔ وہ بابا فریدؔ سے دل سے محبت کرتے ہیں۔ ''فرید نامہ'' ایک سچّے عاشق کا خراجِ عقیدت ہے۔

بلراج کومل (1928 - 2013)، اردو شاعر، ادیب
پدم شری (2013)، ساہتیہ اکادمی اوارڈ (1985)
شرومنی اُردو ساہتیہ کار ایورڈ، پنجاب سرکار (2003)
E - 139، کالکاجی، نئی دہلی

OO

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

''فریدنامہ'': ایک خوبصورت منظوم ترجمہ

۔پروفیسر ستندر سنگھ نورؔ

سرزمینِ پنجاب کے اُردو شاعر زاہدؔ ابرول نے بابا شیخ فریدؔ کے پنجابی کلام کا خوب صورت منظوم ترجمہ کیا ہے۔ نظم کا نظم میں یعنی شاعری کا شاعری میں ترجمہ ایک قادرالکلام شاعر ہی کر سکتا ہے۔ شاعری کی زبان، علامات، تلازمے اور تلمیحات، استعارات، اظہار، فلسفہ اور آہنگ ان سب کو ترجمے کے عمل کے دوران اصل کے قریب تریں رکھنا اور بغیر کسی تکلّف و تصنّع کے قاری تک منتقل کرنا ایک نایاب اور نادر سعی ہے۔ شاعری کی تاریخ میں ایسا بہت کم دیکھنے میں آیا ہے۔

بابا شیخ فریدؔ کو اس طرح سے قارئین تک پہنچانا اس لئے بھی اہم ہے کہ بابا فریدؔ وہ اوّلین پنجابی شاعر ہیں جنہوں نے ابتدا ہی میں پنجابی شاعری کو رفعت و ابدیت عطا کر دی۔ انہوں نے ایک ایسے لسانی پیرایہء اظہار کو اپنی پنجابی شاعری میں جگہ دی جو عصرِ حاضر میں بھی اسی وقار، سلیت اور مطابقت کا حامل ہے۔ ان کا کلام عصری پنجابی کا ایک نادر نمونہ ہے۔ ٹھیٹھ پنجابی جس کا اسلوب 'لہندی ملتانی' میں تر بتر ہے، اس میں شعری اظہار کے لئے ایک پختہ زمین ہموار کرنا بابا فریدؔ کا عظیم شعری کارنامہ ہے۔ انہوں نے صوفیوں کے چشتی مکتبِ فقر کے پیغام کو اپنے کلام کے ذریعہ سے ہزاروں لاکھوں لوگوں تک پہنچایا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ اس پیغام کا فیض شمالی ہند میں عام ہونے لگا۔ پنجاب، دلّی، اجمیر اور دیگر بہت سے علاقوں میں اس کے مراکز قائم ہوئے جو آج بھی عقیدت مندوں کے لئے زیارت گاہ بنے ہوئے ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بابا فریدؔ کے مُوثر کلام نے پنجابی میں صوفی فکریات کے لئے پختہ بنیاد قائم کی جس نے پنجابی ادب اور ثقافت پر اپنے دائمی اثرات مرتب کئے۔ یہ نقوشِ جاودان شاعری کے توسّط سے ہم تک پہنچے، یہ بات بابا فریدؔ کے مرتبے کو انسانی تاریخ میں بلند تر بنا دیتی ہے۔ زاہدؔ ابرول نے تصوّف کے اس اثر، زبان اور اسلوب کو جوں کا توں برقرار رکھا ہے۔ ترجمے کو پڑھتے وقت قاری محسوس کرتا ہے کہ وہ اصل کے مطالعے میں محو ہے۔

بابا شیخ فریدؔ کی عظمت اس وجہ سے بھی مسلّم ہے کہ وہ پہلے پنجابی شاعر ہیں جنہوں نے پنجابی شعریات (poetics) کی جانب توجہ دی۔ یہ شعریات ان کے کلام کا طرّہ ءامتیاز ہے۔ جن علامات، استعارات اور پیکروں کو وہ اپنی شاعری میں بروئے کار لاتے ہیں، ان کی جڑیں پنجابی معاشرے اور پنجابی بھائی چارے میں پیوست ہیں۔ ''سہاگن'' اور ''سوہ'' یعنی شوہر کی علامت اپنے معنی کو پنجابی اور ہندوستانی تناظر میں واضع کرتی ہے۔ پنجابی رسم ورواج اس شاعری کی ترسیل کے لئے بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ زاہدؔ ابرول نے اپنے ترجمے میں پنجابی شعریات کے ان اجزاء کو اپنی اصل صورت میں برقرار رکھا ہے۔ یہ ترجمہ ایک جانب اپنی انفرادیت کا احساس دلاتا ہے تو وہ دوسری جانب اصل سے اپنے قرب کو بھی نظر انداز نہیں کرتا۔

بابا شیخ فریدؔ کے کلام کا حسن اس کے سنگیت، لے اور سکون پرور کیفیت میں مضمر ہے۔ وہ بڑی بات کو سلیس انداز میں کہہ جاتے ہیں۔ ان کے ''شبدوں'' اور ''اشلوکوں'' میں یہ کیفیت یکساں طور پر موجود ہے۔ ''اشلوکوں'' میں بالخصوص تکنیک کا تنوّع بہت نمایاں ہے۔ کئی اشلوک تو دو مصرعوں پر ہی مشتمل ہیں۔ کئی اشلوک ایسے بھی ہیں جو تین یا پھر چار مصرعوں کے باہمی رابطہ سے تشکیل پاتے ہیں اور کئی بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو اشلوک مل کر ایک مکمّل خیال کی تخلیق کرتے ہیں۔ زاہدؔ ابرول نے ضائع بدائع کے اس تنوّع کا اپنے ترجمے میں پورا لحاظ رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ترجمے میں خیال اور تکنیک متّحد نظر آتے ہیں۔ ترجمے کے عمل کا جہاں تک تعلق ہے، یہ ایک نہایت مشکل اور صبر آزما کام ہے۔ زاہدؔ ابرول نے یہ کام بخوبی نبھایا ہے۔

''فرید نامہ'' اس منظوم ترجمے کی صورت میں اس بات کی بشارت دیتا ہے کہ شری گُرو گرنتھ صاحب کا متن، پنجابی کا صوفی کلام اور پنجابی شاعری کا ترجمہ بھی اسی مُوثر اور دلکش انداز

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میں قارئین تک پہنچانا چاہیئے۔اس سے اس نوع کی شاعری کے قارئین اور شائقین کا دائرہ اور وسیع ہوگا۔ دنیا اس نوع کی شاعری کے ادبی معیار سے روشناس ہو سکے گی۔ ''فرید نامہ'' جو کہ زاہدؔ ابرول کی روشن خیالی کا مظہر ہے، انسانی فکر کی تاریک گذرگاہوں کو منوّر کرنے کی جانب ایک لائق تحسین آغاز ہے۔ ہم اس سعئ جمیل کا خیر مقدم کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ ''فرید نامہ'' خاص و عام میں مقبول ہو اور اس طرح اسے بقاء دوام اور قبول عام کی سند حاصل ہو۔ آمین!

(پنجابی سے اُردو میں ترجمہ : عزیزؔ پری ہار)

پروفیسر ستندر سنگھ نورؔ (1940-2011)، پنجابی ادیب، تنقید کار

ساہتیہ اکادمی اوارڈ (2004)

دلّی یونیورسٹی، دلّی

OO

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

صدائے بازگشت

(''فریدنامہ'' پر چند مقبول و معروف اُردو، پنجابی، انگریزی شاعروں، ادیبوں، تنقید کاروں کے تاثرات)

1- وارثؔ علوی (1928-2014) اُردو تنقید کار، شاعر، ڈرامہ نویس، احمد آباد
(گورَو پُرسکار، غالبؔ ایوارڈ اور مختلف اُردو اکادمیوں سے کئی اعزاز حاصل کئے)
(خط مورّخہ 21 جلائی 2004)

مَیں بہت ممنون ہوں کہ آپ نے اپنی بیش قیمت کتاب ''فریدنامہ'' سے مجھے نوازا۔ اوّل تو کتاب حسین صورت ہی سے دل موہ لیتی ہے، آپ نے بڑے اہتمام سے شائع کی ہے۔ اور کتاب اس اہتمام اور زیب و زینت کی مستحق بھی ہے۔ کسی فرد میں ایسے لحات کا اتصال جب کہ شاعر اور اس کے مترجم کی روح ایک ہو جائے ادب کے حسین تریں اتفاقات میں شمار ہوتا ہے۔ آپ کے یہاں یہی ہوا ہے۔ مَیں تو اوّل تا آخر اُردو میں آپ کے ترجمہ کے اشعار ہی پڑھتا چلا گیا اور ایک طبع زاد شاعر کے رشحاتِ قلم کا لطف آ گیا۔ ذہن کو شادابی اور روح کو سیری حاصل ہوئی۔

مجھے یقین ہے آپ کا یہ کارنامہ مقبول ہوگا اور اہلِ ذوق اس کی صحیح داد دیں گے۔ ممکن ہے اس سے قبل بابا فریدؔ کے اشعار چھپے ہوں، شعری یا نثری ترجمے بھی اِدھر اُدھر ہوئے ہوں۔ لیکن مَیں تو پہلی بار آپ کے ذریعہ ہی ان سے متعارف ہوا ہوں اور تجربہ بہت خوش گوار اور انمول ثابت ہوا ہے۔ آج کے پر آشوب دور میں آپ جیسے اعلیٰ فکر، پاک باطن، روشن خیال اور خوشگو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شاعروں کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ اس ملک اور اس کی زبان اُردو کا مستقبل تاریک نہیں ہے۔
خدا آپ کو صحت منداور خوش رکھے اور آپ کے قلم کی گوہر ریزیاں گیسوئے اُردو کو سنوارتی رہیں۔

2- شمس الرحمٰن فاروقی (b.1935) اُردو ادیب، تنقید کار، الہٰ آباد

پدم شری (2009)، سرسوتی سمان (1996)، ساہتیہ اکادمی ایوارڈ (1986)،

SAARC Award (2001)

(خط مؤرخہ 29 نومبر 2003)

آپ کی نہایت عمدہ کتاب ''فرید نامہ'' کے دو نسخے ملے۔ بہت بہت شکریہ۔
بابا صاحب کا کلام جس پنجابی میں ہے وہ میری سمجھ سے آگے کی چیز ہے۔ اس لیے میں کوشش کے باوجود اصل کلام کو ٹھیک سے نہیں پڑھ سکا۔ ترجمہ البتہ میں نے جگہ جگہ سے دیکھا اور مجھے ترجمہ ہر جگہ بہت رواں اور شگفتہ معلوم ہوا۔ آپ نے اس ترجمے کے ذریعے اُردو شاعری میں گراں قدر اضافہ کیا ہے۔ مجموعی حیسیت سے آپ کی کتاب بہت قیمتی اور قابلِ تعریف ہے۔

3- ندا فاضلی (2016 - 1938) اُردو شاعر، گیت کار، ممبئی

پدم شری (2013)، ساہتیہ اکادمی ایوارڈ (1998)

(خط مؤرخہ 29 نومبر 2003)

تم بمبئی آئے، کئی دنوں بعد تم سے ملاقات ہوئی۔ بھائی سورن کی شام یادگار شام تھی۔
ستیندر نور اور تم سے محفل کی رونق تھی۔ تمہاری کتاب ''فرید نامہ'' میں نے پڑھی اور پنجابی اور اُردو میں تمہاری مہارت نے متاثر کیا۔ بابا فرید کے کلام کا ترجمہ تمہاری کامیاب کوشش ہی نہیں ہے، آج کے دور کی اہم ضرورت بھی ہے۔ جب ہر جگہ سیاست توڑ پھوڑ میں لگی ہوئی ہے تم نے ۱۳ ویں صدی کی محبت کی بانیوں کو سہج سرل اُردو روپ دے کر اس توڑ پھوڑ کو جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ جس کے لیے تم مبارک باد کے مستحق ہو۔ بابا فرید اور ان کا کلام فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی عظیم علامت ہے۔ وہ اپنے عہد کے عظیم صوفی تھے۔ ان کا پیغام انسانی دوستی کا سلام ہے۔ تم نے جس نیک کام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کی شروعات کی ہے، اس کو یوں ہی جاری رکھو اور پنجابی زبان کے دوسرے صوفیوں کے کلام کو بھی اُردو روپ دیتے رہو۔ زمانہ تمہاری محنتوں کو ہمیشہ یاد رکھے گا

4- مظفر حنفی (b.1936)، اُردو شاعر، افسانہ نگار، تنقید کار، نئی دلّی

(سابق پروفیسر، اقبال چیئر، کول کاتا یونیورسٹی، مختلف اُردو اکادمیوں سے کئی اعزاز حاصل کئے)

(خط مؤرخہ 22 فروری 2006)

آپ کا ارسال کردہ متبرک تحفہ ''فرید نامہ'' نظر نواز ہوا۔ بہت بہت شکریہ۔ آپ نے ایک اچھا کام سرانجام دیا ہے اور ترجمے بیش تر بہت خوب معیاری اور تخلیقی شان کے حامل ہیں۔ مَیں نے اشتیاق اور عقیدت کے ساتھ ان کا مطالعہ کیا اور آئندہ بھی ان سے استفادہ کرتا رہوں گا۔

5- شمیم حنفی (b-1938)، اُردو شاعر، ڈرامہ نویس، تنقید کار، نئی دلّی

پروفیسر، جامعہ ملیہ اسلامیہ، بھارتیہ گیان پیٹھ سے ''گیان گرِما مانند النکرن ایوارڈ''، (2015)

(خط مؤرخہ 2 جلائی 2006)

آپ کی کتاب ''فرید نامہ'' ملی۔ یہ ایک وقیع اور خوبصورت کتاب ہے۔ مَیں آپ کی عنایت کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اِس کتاب کو قبولیت ملے۔ آپ نے بہت اچھے ترجمے کئے ہیں اور اپنے لفظوں میں اصل متن کی روح سمیٹ لی ہے۔ مبارک باد قبول کیجئے۔

6- ترنّم ریاضؔ (b.1963) اُردو شاعرہ، نثر نگار، نئی دلّی

(SAARC Literature Award 2014،

مختلف اُردو اکادمیوں سے کئی اعزاز حاصل کئے)

(خط مؤرخہ 15 فروری 2004)

''فرید نامہ'' عنایت فرمانے کا ازحد شکریہ۔ یہ روحانی کلام ان لوگوں تک پہنچانا جو پنجابی زبان سے واقفیت نہیں رکھتے، ایک عظیم کارنامے سے کم نہیں۔ گو کہ ترجمہ ایک مشکل ترین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

عمل ہے کہ ہر زبان کے اپنے استعارے، اپنا ماحول اور اپنی بندشیں ہوا کرتی ہیں جنہیں دوسری زبان میں منتقل کرنا بہت زیادہ محنت کا حامل ہوتا ہے۔ اور یہ بات نظم کے معاملے میں اور بھی پیچیدہ ہے جس کو آپ نے نہایت خوش اصلوبی سے نبھایا ہے۔ آپ کو بہت بہت مبارک باد۔

7- زبیر رضوی (1935-2016)، اُردو شاعر، ادیب، نئی دلّی

سابق سکریٹری، دلّی اُردو اکادمی، مدیر، ''ذہنِ جدید''

(خط مؤرخہ 20 فروری 2006)

آپ نے ''فریدنامہ کے قیمتی تحفے سے نوازا، اس کے لیے شکریہ۔ جستہ جستہ پڑھا، لگا آپ کے قلم کی خلاقانہ شاعری نے ترجمے میں شیخ فرید کے کلام کی اصل روح کو بڑی خوبصورتی سے برقرار رکھا۔ اس کے تفصیلی مطالعے کی امید اسلیے کہ شیخ فرید جیسے صوفی شاعر میری جستجو کا محور بنے رہے ہیں۔

8- افتخار امام صدیقی (b.1947) اُردو شاعر، ادیب، ممبئی

مدیر، اُردو ماہنامہ ''شاعر''

(خط مؤرخہ 13 دسمبر 2003)

''فریدنامہ'' موصول ہوا، دلی مبارک باد۔ آپ نے واقعی بڑی محنت کی ہے اور وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ مَیں جستہ جستہ پڑھ رہا ہوں اور بے چین ہو رہا ہوں کہ اتنا شاندار کام کب پوری دنیا تک پہنچے۔ کاغذ کا ہلکا سرخ رنگ فرید کے سنجیدہ و عارفانہ کلام کو خراجِ عقیدت پیش کرتا ہے۔ پھر یہ کہ آپ نے گُرمکھی، ہندی، اُردو، انگریزی، چاروں زبانوں کے جاننے والوں کو بابا فرید کا مقدس کلام مطالعہ کے لیے دیا ہے۔ خواجہ معین الدین چشتی سے نظام الدین اولیا تک ایک لمبی کڑی ہے جس نے ہندو پاک کے صوفی سنت اور تصوّف سے جڑے لوگوں کی روح کے لیے عارفانہ غذا فراہم کی ہے۔ مَیں ایک بار پھر مبارک باد دیتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس شاندار کارنامے کی گونج پوری دنیا میں سنائی دے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

9- آزاد گلاٹی، (1935-2011) اُردو شاعر، ادیب، گڑگاؤں

شرومنی اُردو ساہتیہ کار ایوارڈ، پنجاب سرکار، محمود شیرانی ایوارڈ، پنجاب بھاشا وِبھاگ

(خط بلا تاریخ)

''فرید نامہ'' کا خوبصورت تحفہ مِل گیا ہے۔ شکریہ، کتاب جس سلیقے اور نفاست سے شائع کی گئی ہے وُہ آپ کی اپنی نفاست اور جمالیاتی ذوق کا پرتوَ ہے اور اس کی افادیت کو دوبالا کرتی ہے۔ ترجمہ اور وُہ بھی شعر کا شعر میں، پُل صراط کو پار کرنا ہوتا ہے۔ جب تک دونوں زبانوں پر خاطر خواہ دسترس نہ ہو ترجمہ بے رس ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ ترجمہ کرنے والے کو مصنّف کے ساتھ جذباتی اور ذہنی مطابقت اور ہم آہنگی بھی ہو۔ تم نے بابا فرید کے ساتھ جو لَو لگائی ہے اُس کی مدھم آنچ ہر جگہ محسوس ہوتی ہے۔ اصل ترجمہ وُہ ہوتا ہے جو ترجمہ نہ لگے بلکہ اصل محسوس ہو۔ بابا فرید ہی کا کرم ہے کہ تم سے یہ مشکل کام بخوبی سرانجام ہوا ہے۔ بابا فرید کے ہاں جو صوفیانہ فضا ہے تمہیں اُس میں سانس لینے کا وردان ملا، یہ ترجمہ اس کا ثبوت ہے۔ روحانی اور جسمانی رشتوں کی بنتی بگڑتی کیفیات، ہمدردی اور تیاگ کا جذبہ، حیات اور موت کے مسائل، انسانی قدروں کا احترام اور وحدت اور مودّت کا جو راستہ بابا فرید نے دکھایا تھا، اُس پر چلنے کی ضرورت آج بھی ہے بلکہ شاید پہلے سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ بابا فرید کے ہر شعر کا اردو میں ترجمہ پیش کرنے سے پہلے تم نے اصل شعر کو پنجابی اور رومن میں لِکھ کر بابا فرید کے کلام اور پیغام کی رسائی کا دائرہ وسیع تر کر دیا ہے۔

مجھے ذاتی طور پر یہ خوشی بھی ملی ہے کہ ہوشیار پور کی ایک ادبی تقریب (صوفی سیمینار) میں تم سے بابا فرید کے کچھ کلام کا ترجمہ سُن کر مَیں نے تمہیں اُن کے سارے کلام کا ترجمہ کرنے کے لئے کہا تھا۔ مجھے خوشی ہے کہ تم نے یہ کام کر دکھایا۔ مجھے یہ امید بھی ہے کہ یہ کتاب تمہیں دوسرے صوفی شاعروں کے در تک لے جائے گی۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

10- راشدؔ جمال فاروقی (b-1954) ، اردو شاعر، ادیب، رشی کیش

(بہار اردو اکادمی ایوارڈ (2011) ، گورنر، اُتراکھنڈ سے اعزاز حاصل کیا)

(خط مؤرخہ 20 فروری 2006)

آپ کا ارسال کردہ تحفہ ''فرید نامہ'' موصول ہوا۔ شکریہ۔ بینکنگ جیسے کاروباری ادارے میں خدمات دیتے ہوئے آپ نے اپنے اندر کے تخلیق کار کو نہ صرف زندہ رکھا بلکہ اُس کی روز افزوں توانائی کی فکر بھی کرتے رہے۔ آپ کے علاوہ یہ کام طنز و مزاح کے مشہور و معروف ادیب جناب مشتاقؔ احمد یوسفی بھی کر سکے، یعنی کہ وُہ بھی بینک میں ملازم تھے۔ بابا فریدؔ گنج شکر سے مجھے یوں بھی نسبت ہے کہ میری سسُرال شیخو پور (بدایوں) کا تعلق بھی اِسی بابرکت ہستی سے ہے۔ آپ نے گُرو گرنتھ صاحب میں شامل بابا کے اشلوکوں کو اردو ترجمہ کی شکل دے کر ایک بڑا کارنامہ انجام دیا ہے۔

مترجم کے لئے لازم ہے کہ وہ دونوں زبانوں کے مزاج، تشبیہات و استعارات اور تلمیحات کے علاوہ اُن زبانوں کے ارتقا پر گہری نظر رکھتا ہو اور قادر الکلام تو اُسے ہونا ہی چاہیئے۔ یہ تمام صفات آپ کی شخصیت کے خمیر میں شامل ہیں۔ لہٰذا نہایت برجستگی، روانی اور بے ساختگی کے ساتھ یہ منظوم ترجمہ ظہور پذیر ہوا۔ پنجابی اور اردو دونوں زبانوں کے ساتھ آپ انصاف کر سکے اس کے لئے اللہ کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ آپ کی کتاب ایک بار پڑھنے کی نہیں، بار بار پڑھنے کا مطالبہ کرتی ہے۔ مادّیت اور نفرت کے اندھیاروں میں اِس روحانی اور وجدانی پیغام کی روشنی بنی نوع انسان کی رہنمائی اور اخلاقی اقدار کی پاسداری کے لئے بہت ہی اہم ہے۔ یہی آپ کے تراجم کی سب سے بڑی افادیت ہے۔ ''فرید نامہ'' جیسی عظیم تخلیق کے لئے آپ کو بہت بہت مبارک باد۔

11- عبدل رشیدؔ خان غوری، اُردو، انگریزی صوفی ادیب

سابق جوائنٹ سکریٹری، حکومت پاکستان، بابا فریدؔ کے مرید

(خط مؤرخہ 20 فروری 2006)

بہت انتظار اور بابا فرید نگر سے واپسی کے بعد ''فرید نامہ'' ملا۔ میری طرف سے بے حد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شکریہ۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے اور آپ کے قلم کو فرید روانی اور دل و دماغ کو فرید وسعتِ روحانی عطا کرے۔ آمین! بابا فرید کے کلام کے روحانی سفر میں یقیناً آپ کو بالیدگی اور الٰہی کشائش کا احساس ہوا ہوگا جس کا ذکر آپ نے اپنے دیباچے میں بھی کیا ہے کہ جیسے یہ شعری ترجمہ انہوں نے خود آپ سے لکھوایا ہے۔ یہ بھی ان کا فیض ہے کہ آپ نے ہندی اور اُردو میں اس کے ترجمہ کو اجاگر کر کے ہندو پاک میں بابا صاحب کے مشتاق لوگوں کے لیے ایک عظیم خدمت انجام دی ہے۔ خدا آپ کو اس کی فرید توفیق عطا فرمائے اور آپ اسی قبیل، ایسے ہی قد آور بزرگ شخصیات کے فراموش شدہ اقوال اور افکار کو دوبارہ سے زباں زدِ عام کر سکیں۔ آمین!

''فرید نامہ'' بے حد خوبصورت کتاب ہے اور آپ نے اس کے روحانی اور فصیحی معانی کو قریب تر انداز میں مزیّن کیا ہے۔ شاعر اور اس سے بڑھ کر ایک عظیم بزرگ کی روحانی کیفیات کے اندر جا کر اسے اسی لہجے اور معانی میں ترجمہ کرنا بے حد مشکل کام ہے اور آپ نے واقعی کافی حد تک اس کے روحانی، جمالیاتی و افکاری پہلوؤں کو بخوبی ادا کر کے بابا صاحب کی فہمی کا حق ادا کیا ہے۔

12- نرنجن سنگھ تسنیم (1929-2019) پنجابی، انگریزی ادیب، ناول نگار

ساہتیہ اکادمی ایوارڈ (1999)، ساہتیہ رتن ایوارڈ، پنجاب سرکار (2015)

(خط مؤرخہ 20 فروری 2006)

''فرید نامہ'' آئے ہوئے کئی دن ہو گئے، پہلے کچھ دن تو اسے پڑھتے ہوئے گزر گئے اور بعد میں آپ کو خط لکھنے کے لئے مناسب الفاظ کی تلاش کرتا رہا۔ اصل میں یہ معرکہ جو آپ نے مارا ہے اس کی تحسین کے لیے کافی وقت درکار ہے۔ آپ نے اُردو شعری ادب کو ایک بار پھر سنگھاسن پر بٹھا دیا ہے۔ یہ ترجمہ نہیں ہے جناب! بلکہ وحی ہوا یہ کلام بے شک بابا فرید کی ہی بدولت ہے کہ صریرِ خامہ آپ کے لیے نوائے سروش ثابت ہوئی۔ پہلے مَیں بابا کی بانی پڑھتا ہوں اور پھر آپ کا ترجمہ پڑھ کے سر دھنتا ہوں۔ غضب کیا جو آپ نے اس نیک کام کو ہاتھ میں لیا اور پھر اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ یہ سب جو اس کتاب میں ہے آپ کے ذریعے ہوا ہے لیکن یہ دات زورِ بازو سے حاصل نہیں ہوتی۔ ''تا نہ بخشد خدائے بخشندہ''۔ عنایت ہے آپ کی جو آپ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نے مجھے یاد کیا اور کتاب بھیجنے کی زحمت گوارا کی۔ کہیں نہ کہیں ذکر کروں گا، بلکہ مَیں تو کہتا ہوں کہ اس کا ذکر ایک مدّت تک ہوتا رہے گا۔

13- ندیم پرمار (b.1936) پنجابی، اُردو شاعر، ناول نگار، وینکوور، کینیڈا
برطانوی کولمبیا یونیورسٹی ایوارڈ (2017)، پریتم سنگھ بسی ایوارڈ (2016)
(خط مؤرخہ 1 جنوری 2004)

''فرید نامہ'' بدست جناب امریک گل صاحب وصول پایا۔ مطالعہ کیا۔ ایک بار نہیں، دو بار۔ ذہن منجمد سا ہو گیا۔ پھر جناب بلراج کومل اور حضرت ستندر سنگھ نور کا مکالمہ پڑھا اور اس کے بعد آپ کی سرگذشت۔

مجھے کبھی کبھی احساس ہوا کرتا تھا کہ جب آپ کسی رسول کے کلام کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ ہستی آپ کے اندر سما جاتی ہے اور اپنے کلام کے افہام بتانے لگتی ہے۔ آپ کے چند الفاظ نے میرے اس تجربے کو ثابت کر دیا ہے۔ دنیا میں چند لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ان خصوصیات کے مالک ہوتے ہیں۔ میرے خیال میں آپ ان میں سے ایک ہیں۔ جو کچھ بھی آپ نے کیا ہے، عام انسان کی قوتِ لسانیت سے کوسوں دور ہے۔ خدا اسے برقرار رکھے اور آپ اس کے علاوہ اور رسولوں کے کلام کو سمجھیں، مطالعہ کریں اور ان کا ترجمہ کر کے نہ صرف اُردو ادب کو فروغ دیں بلکہ ہمارے اجداد کے بیش بہا معرفتی اور تصوّف کے خزانے کے در کھول کر عوام کو اس سے مالا مال کریں۔ آپ کے ترجمے کو پڑھ کر آپ سے ملنے کا اشتیاق بڑھ رہا ہے۔ اگر زندگی نے ساتھ دیا اور وقت نے اجازت دی تو آپ کی زیارت کا فیض ضرور نصیب ہوگا۔ انشا اللہ! میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے مَیں آپ کی شاعرانہ تخلیق اور مدبرانہ انداز کی ثنائی کر سکوں۔ بس یہی کافی ہے کہ مَیں بے حد مسحور ہوں۔ خدا آپ کو اور فیض عطا کرے۔ آمین!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

14- خوشونت سنگھ (1915-2014) انگریزی نثر نگار، صحافی، نئی دلّی

پدم وبھوشن (2007) ، پنجاب رتن (2006)

(دی ٹریبیون مؤرخہ 17 جنوری، 2004)

یہ عام طور پر مانا گیا ہے کی پہلا شاعر جس نے پنجابی زبان کو شاعری کا روپ دیا، وہ شیخ فرید تھے۔ ان کا پورا نام شیخ فرید الدین مسعود تھا اور جو اپنے مریدوں میں گنج شکر کے نام سے مشہور تھے۔ وہ چشتیہ سلسلے کے ایک صوفی قطب الدین بختیار کاکی، جن کی مسجد مہرولی، دلّی میں قطب مینار کے پاس ہے، کے مرید تھے۔ ان کے 134 اشلوک گرو گرنتھ صاحب میں درج ہیں۔ زاہد ابرول جو بینک میں مینجر ہیں اور اُردو کے مقبول شاعر ہیں، انہوں نے اپنی تازہ کتاب ''فرید نامہ'' میں فرید کے اشلوکوں کا اُردو میں منظوم ترجمہ کیا ہے۔ یہ ترجمہ بہت ہی صحیح، اصل کے بے حد قریب اور قابل مطالعہ ہے۔

(انگریزی سے ترجمہ)

15- پروفیسر کے۔سی۔کانڈا ، مقبول ومعروف اُردو، انگریزی مترجم

اردو اکادمی ایوارڈ (For Excellence in Translation)، 1997

(خط مؤرخہ 1 نومبر 2006)

مجھے آپ کی کتاب ''فرید نامہ'' پڑھنے کا موقع ملا۔ آپ نے اس صوفی شاعر کا بے حد خوبصورت ترجمہ کیا ہے اور منظوم ترجمے میں اصل شاعری کی روح اور اسلوب کو برقرار رکھا ہے۔ بہت بہت مبارک باد۔

آپ کے کام سے متاثر ہو کر میرے دل میں بھی فرید کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کی خواہش پیدا ہوئی ہے اور اس کے لیے مَیں آپ کے اُردو تراجم کو اصل مان کر بابا فرید کی بانی کو انگریزی میں منتقل کرنا چاہتا ہوں کیوں کہ مجھے گُرمکھی میں مہارت حاصل نہیں ہے۔ اگرچہ انگریزی شاعری مجھے اپنے پیشے کی وجہ سے عزیز رہی ہے، لیکن اُردو شاعری کے لیے میرے دل میں شدید محبت ہے۔ مَیں اب تک اُردو کی بہترین شاعری کو انگریزی میں ترجمہ کر کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

12 کتابیں شائع کروا چکا ہوں۔ اب اس بڑھتی ہوئی عمر میں مَیں الہیات اور روحانی مضمونوں پر کام کرنا چاہوں گا۔ مجھے امید ہے کہ آپ بُرا نہیں منائیں گے اگر مَیں آپ کے اُردو تراجم کی بِنا پر فریدؔ کا انگریزی میں ترجمہ کردوں جیسے کہ عمرؔ خیّام کی فارسی رباعیات کا مختلف زبانوں میں ترجمہ FitzGerald کے انگریزی تراجم کی بنا پر کیا جاتا رہا ہے۔ مَیں آپ کی رضامندی کا انتظار کروں گا۔

(انگریزی سے ترجمہ)

[پروفیسر کے۔سی۔کانڈا صاحب کی کتاب (Selected Dohas) میں بابا فریدؔ کے پنجابی میں اصل کلام کی جگہ ''فرید نامہ'' کے اُردو تراجم ہندی میں دیے گئے ہیں۔ اس بات کے لیے مَیں ان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرے تراجم کو صحیح اور اصل کے بالکل نزدیک سمجھا اور مستند کیا۔ یہ کتاب Amazon اور Flipkart میں دستیاب ہے۔]

16- طیبؔ خان (b-1944) ڈائریکٹر جنرل پولیس (مغربی بنگال) رٹائرڈ، بابا فریدؔ کے مرید راشٹرپتی پولیس میڈل (1996)، بھارتیہ پولیس میڈل (1987)

(خط مؤرخہ 22 اپریل، 2020)

آپ کا ''فرید نامہ'' میرے لیے روحانیات کی ایک دنیا اپنے اندر سموئے نمودار ہوا۔ بابا فریدؔ کے اشلوکوں وشبدوں خاص کر وہ جو مقدّس گُرو گرنتھ صاحب میں شامل ہیں، میری واقفیت صفر کے برابر تھی۔ مگر یہ شوق ایک زمانے سے سینے میں پل رہا تھا کہ کاش! انہیں اُردو میں پڑھ پاؤں۔ میری اس ذاتی ضرورت کو آپ نے کمال خوبی سے پورا کر دیا ہے۔ اس کا صلہ آپ کو یقیناً رب سے ملے گا۔ آپ کے ترجمہ شدہ اشلوک وشبد اتنے خوبصورت ہیں کہ احساس ہوا کہ مَیں ایک تخلیقی تصنیف پڑھ رہا ہوں۔ 'اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ'۔ حضرت فریدؔ گنج شکر کو بجا طور پر بابائے پنجابی زبان کہا جا سکتا ہے۔ بجائے اس کے کہ اشرافیہ کی زبانِ فارسی میں اپنے آپ کو بیاں کریں، بابا فریدؔ نے عوام کی زبان پنجابی اور ملتانی میں اپنی بات کہنے کی ایک بے پناہ تخلیقی سعی فرمائی۔ نتیجہ، ان کے یہ شبد اور اشلوک ہیں۔ انہیں آپ نے اُردو کے قالب میں ڈھال کر ہماری نارسائی کی شکست خوردگی کو دُور کر دیا ہے۔ آپ کے ترجموں کی زبان بے حد مربوط اور بیان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آسان اور دل نشیں ہے۔ میری واقفیت شاعری کے فنی نکات سے یکسر نہیں لیکن وجدانی طور پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ ترجمے فنی تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔ بیان کی بے ساختگی عیاں ہے۔ خدارا ایسی تخلیقی کوششیں جاری رکھیں۔ کامیابی یقیناً آپ کے قدم چومے گی۔

OO

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

عاقل ہو کر طفل ہے

۔زاہد ابرول

شیخ فریدؔ کا مکمل نام شیخ فریدؔ الدین مسعود تھا اور وہ گنج شکر، فردِ عالم، عاشقِ ذات کبریا جیسے کئی خطابات سے جانے جاتے تھے۔ حضرت شعیبؔ جن کا تعلق کابل کے شاہی خاندان سے بتایا جاتا ہے، کابل اور غزنی کی آپسی خانہ جنگی سے تنگ آ کر ۱۱۲۵ء میں اپنے تین بیٹوں کے ساتھ قصور میں آ بسے۔ کچھ دیر قصور میں رہنے کے بعد ملتان اور پھر صوبہ ملتان ہی کے ایک شہر دیپال پور کے نزدیک ایک گاؤں کھوتوال (کوٹھی وال) جو آجکل چاؤلی مشیخاں کہلاتا ہے، میں مستقل طور پر بس گئے۔ حضرت شعیب کے بڑے بیٹے حضرت جمالؔ الدین سلیمان کی شادی مولانہ وجیہہؔ الدین خجندی کی گود لی ہوئی بیٹی قرسمؔ خاتون عرف مریمؔ سے ہوئی۔ انہیں کے گھر فریدؔ الدین مسعود ۱۱۷۳ء میں پیدا ہوئے۔

فریدؔ کی ماں ایک بہت پاک و متبرک خدا پرست عورت تھیں، جن کے زیرِ اثر فریدؔ نے بچپن ہی میں قران شریف زبانی یاد کر لیا تھا، اور اپنے والدین کے ساتھ حج کرنے مکّہ شریف بھی ہو آئے تھے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم ملتان میں حاصل کی۔ یہیں ان کو چشتیہ سلسلے کے ایک عظیم صوفی شیخ قطبؔ الدین بختیار کاکی کے دیدار ہوئے۔ یہ بھی ایک اتفاق ہی تھا جب ایک دن فریدؔ مسجد میں بیٹھے ایک کتاب پڑھ رہے تھے تو حضرت قطبؔ الدین جو کسی کام کے سلسلے میں مسجد میں آئے تھے، ان سے پوچھ لیا ''کیا پڑھ رہے ہو؟'' فریدؔ نے عرض کیا ''نافع''۔ قطبؔ صاحب نے پہلی ہی نگاہ میں فریدؔ کو جیسے قبول کر لیا تھا۔ فرمایا کہ یہ کتاب نفع دے گی۔ بس پھر کیا تھا، فریدؔ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اسی دم اُن کے ساتھ جانے کو تیار ہو لئے۔ لیکن قطب صاحب نے فرید سے کہا، ''پہلے علم ظاہری کی مزید تکمیل کرو، پھر میرے پاس آنا''۔ شیخ قطب الدین بختیار کاکی اجمیر کے مشہور صوفی خواجہ معین الدین چشتی کے مرید اور اپنے زمانے کے مقبول و معروف صوفی تھے۔

فرید حصول علم ظاہری و باطنی کے لیے بخارا، بغداد، غزنی، بدخشاں، قندھار اور کئی دوسرے شہروں میں گھومتے رہے اور اس زمانے کے مشہور صوفی فقیروں سے ملے، جن میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی، شیخ سیف الدین، حضرت شیخ احد الدین کے نام قابل ذکر ہیں۔ پھر بابا فرید اپنے مرشد حضرت خواجا قطب الدین بختیار کاکی کے پاس دلّی میں آکر رہے اور ان سے خلافت پائی۔ اس دوران وہ مالوہ، راجپوتانہ اور جونا گڑھ وغیرہ ریاستوں میں بھی گئے اور ان کے نام پر پنجاب میں ایک شہر ''فرید کوٹ'' بھی بسا۔ اپنے مرشد کے کہنے پر کچھ برس سرسہ اور ہانسی میں بھی رہے۔ ۱۲۳۵ء میں خواجہ قطب الدین کے انتقال کے بعد اپنے مرشد کی گدّی کے نشان لیے چشتی سلسلے کے پیر بن کر شیخ فرید ستلج دریا کے کنارے ایک گاؤں ''اجودھن'' میں آبسے۔ اجودھن جو کہ صوبہء پنجاب (پاکستان) میں ہے، آجکل 'پاک پتّن' یا 'پاک پٹّن' کے نام سے مشہور ہے۔ بابا فرید کے پانچ بیٹے، شیخ عبداللہ، شیخ بدرالدین سلیمان، شیخ شہاب الدین، شیخ نظام الدین اور شیخ یعقوب، اور تین بیٹیاں، بیبی فاطمہ، مستورہ اور شریفہ تھیں۔ ان کی بیویوں میں ایک دہلی کے بادشاہ ناصر الدین کی بیٹی بھی تھی۔

شیخ فرید نے ۱۲۶۶ء میں 93 برس کی عمر میں وفات پائی۔ ان کے بعد 'پاک پٹّن' کی گدّی پر اُن کا بیٹا شیخ بدرالدین سلیمان بیٹھا۔ شیخ فرید کے آخری تین سال حضرت نظام الدین اولیا، جو ان سے عمر میں 70 برس چھوٹے تھے، دلّی سے آکر ان سے تعلیمِ روحانیت لیتے رہے۔ زندگی کے آخری برس میں انہوں نے محبوب الحیٰ حضرت نظام الدین اولیا کو خلافت نامہ عطا کیا جسے لے کر وہ دلّی واپس روانہ ہو گئے۔ محبوب الحیٰ بابا فرید سے خلافت پانے والے سب سے کم عمر کے شاگرد تھے۔ اپنے آخری وقت پر بھی بابا فرید اپنے سب سے عزیز، قابل اور با صلاحیت شاگرد کو نہیں بھولے اور اپنا کُرتہ، مصلّا اور عصا، یعنی صوفیہ وراثت اور جانشینی کی تینوں نشانیاں نظام الدین اولیہ کو دینے کا فیصلہ ظاہر کیا۔ یہ بات اگرچہ بابا فرید کے کنبہ والوں کو اچھی نہ لگی ہو،

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لیکن یہ فیصلہ تجربے اور روحانیت کی گہرائیوں میں ڈوب کر لیا گیا تھا۔

پاک پٹن کی گدّی کے بارہویں سجّادہ نشین شیخ ابراہیم عرف شیخ برھم سکھوں کے پہلے گُرو شری نانک دیو جی کے ہم عصر تھے۔ بابا فرید کا لکھا پنجابی کا سارا کلام گُرو نانک دیو جی نے شیخ ابراہیم سے لیا تھا جسے بعد میں گُرو گرنتھ صاحب میں شامل کیا گیا۔ اس کلام میں بابا صاحب کے 112 اشلوک اور 4 شبد ہیں اور ان کو گُرو گرنتھ صاحب میں شامل کرتے وقت 18 اور اشلوک بھی ساتھ رکھے گئے جو گُرو نانک دیو جی (4)، گُرو امر داس جی (5)، گُرو رام داس جی (1)، اور گُرو ارجن دیو جی (8)، نے بابا صاحب کے کچھ اشلوکوں کی تشریح کرنے اور ان کے معانی و مفہوم کا دائرہ وسیع کرنے کے لیے لکھے تھے۔ اِن میں تو کسی کسی اشلوک میں بابا فرید کے اشلوک کی اصلاح بھی کی گئی لگتی ہے۔ ''فرید نامہ'' کے پہلے ایڈیشن میں مَیں نے صرف بابا صاحب کے لکھے اشلوکوں اور شبدوں کا ترجمہ ہی پیش کیا تھا اور گُرو صاحبان کے لکھے اشلوکوں کا ترجمہ شامل نہیں کیا تھا۔ اب اِس ترمیم شدہ ایڈیشن میں گُرو صاحبان کے تشریح کی صورت میں لکھے گئے 18 اشلوکوں کا اصل متن اور ان کا منظوم ترجمہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ بابا صاحب کے اشلوکوں کی ترتیب جو بہت خوبصورت اور مفہوم کی بنا پر گُرو گرنتھ صاحب میں رکھی گئی تھی، گُرو صاحبان کی اُن پر کی گئی محنت کا نتیجہ تھی اور اس کتاب میں بھی وہی ترتیب برقرار رکھی گئی ہے۔

بابا فرید کو عربی اور فارسی زبانوں کے ساتھ ساتھ ملتان میں پیدا ہونے اور شمالی ہندوستان کی مختلف جگہوں میں مقیم ہونے کی وجہ سے اُس زمانے کی ملتانی، پنجابی، پراکرت، اپ بھرنش اور برج وغیرہ کئی زبانوں میں مہارت حاصل تھی۔ انہوں نے اپنے اس پنجابی کلام میں عربی اور فارسی کے الفاظ پنجابی زبان کے سانچے میں ڈھال کر انہیں نئی شکل اور نیا روپ دیا ہے۔ جیسے: ملک الموت کی جگہ ملک، مشائخ شیخ کی جگہ مسائک سیخ، فرشتہ کی جگہ فریستہ، وضو کی جگہ اُجو اور نماز کی جگہ نواج وغیرہ۔ بابا فرید کا کلام اپنی سادگی، عام لوگوں میں بولی جانے والی زبان کا استعمال اور اوّل درجے کی شاعری کی وجہ سے تقریباً ہر پنجابی بولنے والے کو زبانی یاد ہے۔ یہاں تک ہی نہیں، ان کے کلام میں سے بیسیوں مصرعے ایک زمانے سے پنجابی ادب اور پنجابیت کی تہذیب میں محاوروں کی طرح استعمال ہو رہے ہیں۔ فرید صرف پنجابی زبان کے پہلے شاعر نہیں،

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بلکہ چشتیہ سلسلے کے بھی پہلے صوفی پیر تھے جن کی ''جنم بھومی'' اور ''کرم بھومی'' دونوں ہندوستان میں تھیں کیوں کہ ان سے پہلے کے دونوں چشتی پیر، خواجہ معین الدین اور خواجہ قطب الدین ہندوستان سے باہر پیدا ہوئے تھے۔

صوفی شاعروں کے کلام میں شاعروں کا نام ساتھ جڑا ہونے پر کلام کی مقبولیت اور شہرت اور بڑھ جاتی ہے کیونکہ ان کی شخصیت کے نقوش لوگوں کے دلوں میں ان کے کلام سے بھی کہیں گہرے اُترے ہوئے ہوتے ہیں۔ بابا فرید کے بہت سے اشلوکوں میں جس مصرعے میں ان کا نام ''فریدا'' آیا ہے اس کا وزن دوسرے مصرعے سے بڑھ گیا ہے۔ ان میں سے کئی اشلوک تو ''فریدا'' لفظ کے بنا تقریباً وزن میں ہیں۔ ایسے اشلوکوں کے ساتھ ترجمے کے بعد بابا صاحب کا نام ساتھ نہیں رہ پایا۔ کچھ اشلوکوں میں ''فریدا'' میں سے صرف ''ریدا'' اشلوک کے دونوں مصرعوں کا وزن برابر رکھ پاتا ہے۔ یعنی کہ مصرعے میں جہاں ''فعلن'' کے برابر کا لفظ چاہئے تھا، وہاں ''فریدا'' جس کا وزن ''فعولن'' کے برابر ہے آیا ہوا ہے۔ ایسے اشلوکوں کے تراجم میں بھی یہ خامی ہو بہو اُسی مقدار میں آ گئی جس سے ترجمے کے مصرعے میں ایک رُکن وزن تو بڑھ گیا لیکن ایسا ہونے سے اُردو ترجمے میں پنجابی اشلوک کا مفہوم، لہجہ اور اندازِ بیاں قائم رہنے کے ساتھ ساتھ خیال کی ہو بہو ترجمانی بھی ممکن ہو پائی۔

بابا فرید کے کلام میں ایک بات خاص طور پر واضح ہے کہ جیسے صوفی سنت خود کو اور اپنے مریدوں کو فقط ایک مذہب تک محدود نہیں رکھتے، ویسے ہی ان کا کلام کسی ایک زبان تک محدود نہیں رہتا بلکہ آس پاس کی سبھی زبانوں کو اپنے اندر سماتا ہوا لوگوں تک انہیں کی زبان میں پہنچتا ہے۔ ان تراجم میں بھی کچھ ایسا ہی ہوا ہے۔ جس زبان کا جو لفظ ان کی اصل شاعری کے ساتھ انصاف کر سکتا تھا خود بخود آتا گیا اور اس منظوم ترجمے میں دوہے کی روایت کو نبھاتے ہوئے ہندی کے بھی کئی الفاظ اپنی قواعد ساتھ لیے نگینوں کی طرح پیوست ہوتے گئے۔

''فرید نامہ'' کے اِس دوسرے ایڈیشن میں بابا فرید کا اصل کلام (جو قدیم پنجابی میں ہے اور اسی وجہ سے اس کا کافی حصہ عام پنجابی جاننے والوں کو بھی سمجھ نہیں پڑتا) اور اردو میں منظوم ترجمہ دونوں اردو رسم الخط میں دیے گئے ہیں۔ ''فرید نامہ'' کے پہلے ایڈیشن میں اصل کلام گُرمُکھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور رومن انگریزی میں اور اُردو ترجمہ اردو اور ہندی میں دیا تھا۔ میرا یہ ترجمہ دنیا بھر میں پسند کیا گیا۔ اُردو، ہندی، پنجابی، انگریزی سبھی زبانوں کے شاعروں، تنقید کاروں، ادیبوں اور علماء کے علاوہ عام قارعین کے تاثرات بذریعہ خطوط اور ٹیلیفون موصول ہوئے۔ ان تاثرات میں سے کچھ ایک اس ایڈیشن میں ''صدائے بازگشت'' کے عنوان کے تحت دِئے جا رہے ہیں۔ مَیں ان سب قارعین کا بے حد شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے اپنے تاثرات سے نوازا اور میری حوصلہ افزائی کی۔

زیادہ کیا لکھوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ترجمہ آپ کو پسند آئے گا۔ پسند اس لئے بھی آئے گا کہ یہ ترجمہ مَیں نے اکیلے خود نہیں کیا، بابا فرید نے مجھ سے کروایا ہے۔ مَیں تو ان کا ایک اشلوک پکڑ لیتا تھا، آنکھیں موند کر اُس کو بار بار دہراتا ہوا بابا فرید سے پوچھتا تھا ''بابا! یہ اشلوک اگر آپ اُردو میں کہتے یو کیسے کہتے؟'' ذہن میں سمندر منتھن جیسا کچھ ہونے لگتا اور بابا کچھ دیر بعد اپنا اشلوک اُردو میں ترجمہ کر کے مجھے دے دیتے۔ غیبی باتیں کچھ مبہم بھی ہوتی ہیں اور اُوپر سے اُتری بات سُننے سمجھنے میں اور لکھنے میں کوئی غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اس ترجمے میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ بابا فرید کی ہیں اور جو خامیاں رہ گئی ہیں وہ میری ناسمجھی اور کم عقلی کا نتیجہ ہیں۔ اپنی ان خامیوں کے لئے مَیں بابا فرید اور ان کے چاہنے والوں سے معافی چاہتا ہوں اور آخر میں بابا فرید ہی کے ایک اشلوک کے ساتھ ''فرید نامہ'' کا دوسرا ایڈیشن آپ کے سپرد کرتا ہوں:

عاقل ہو کر طفل ہے، شکت ہے لگے اشکت
پاس نہیں کُچھ پھر بھی دے، وہی ہے سچا بھکت

زاہد ابرول
''گلرخ''، نزدیک ڈی۔اے۔وی۔ پبلک اسکول
ننگل روڈ، اونہ (ہماچل پردیش)۔174303
فون: 01975-223939، موبائل: 43939 98166 91+
E-mail id : abrol.zahid@gmail.com

OO

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شیخ فریدؔ کے پنجابی اشلوک اور شبد

اور اُن کے اُردو تراجم

ا

جِت دِہاڑے دھن وری، ساہے لئے لِکھائے
ملکؔ جو کنّی سُنی دا، مُھو دِکھالے آئے
جِند نِمانی کڈھیئے، ہڈّا کُو کڑکائے
ساہے لِکھے نہ چلّنی، جِندُو کُوں سمجھائے
جِند وہُٹی، مرن وَر، لَے جاسی پرنائے
آپن ہتھّی جول کے، گئے گل لگّے دھائے
وال ھو نِکّی پُل صِراط، کنّی نا سُنیائے
فریدؔا! کِڑی پوندِئی، کھڑا نہ آپ مُہائے

ا

وقت نہ ٹلتا ہے کبھی، دل کو کوئی سمجھائے
وقتِ مقرر پر دُلھن، ہر اِک بیاہی جائے
میکے سے بیٹی اُٹھے، جسم سے جان اُٹھ جائے
خالی قالب جان بن، کِس کو گلے لگائے
اب تک سنتے تھے جسے، آکر مُنہ دکھلائے
دُولھا ملک الموت کا، جان دُلھن لے جائے
بال سے بھی باریک پُل، دریا پار کرائے
فریدؔا ! سُن کے جو ان سُنی، کرے سو دھوکا کھائے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۲

فریدا ! در درویسی گاکھڑی، چلاں دُنیا بھت
بنّھ اُٹھائی پوٹلی، کِتھے ونجھاں گھت

۲

درویشی اُس در کی تو، بڑی ہے مشکل بات
کہاں یہ پھینکوں پوٹلی، ساتھ رہے دن رات

۳

کِجھ نہ بُجھے، کِجھ نہ سُجھے، دُنیا گجھی بھاہ
سائیں میرے چنگا کیتا، ناہی تا ہنبھی دجھاں آہ

۳

دیکھ نہ پائی عقل بھی، چھپی ہُوئی وہ آگ
سائیں کارن بچ گیا، بھلے تھے میرے بھاگ

۴

فریدا ! جے جاناں تِل تھوڑڑے، سمّل بُک بھری
جے جاناں سوہ ننڈھڑا، تھوڑا مان کری

۴

فریدا ! تِل کم ہوں اگر، سنبھل کے بھریئے ہاتھ
سائیں بال سمان ہو، جھک کر کیجئے بات

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۵

جے جاناں لڑ چھجنا، پیڈی پائیں گنڈھ
تَے جیوڑ میَں ناہِ کو، سبھ جگ ڈِٹھا ہنڈھ

۵

باندھوں پکّی گانٹھ جو، پلّو ہو کمزور
دیکھا تجھ سا نہ کوئی بھی، جگ گھوما سب اور

۶

فریدؔا ! جے تُو عقل لطیف، کالے لِکھ نہ لیکھ
آپنڑے گِریوان مہہ، سِر نیواں کر دیکھ

۶

عقل مند ہے تو اگر، لِکھ مت کالے لیکھ
سر نیچا رکھ کر سدا، اپنے اندر دیکھ

۷

فریدؔا! جو تَے مارن مُکّیاں، تِناہ نہ مارے گھُمّ
آپنڑے گھر جائیے، پَیر تِناہ دے چُمّ

۷

فریدؔا ! کچھ نہ کہو اُنہیں، کریں جو تم پر وار
چُومو اُن کے پاؤں کو، پہنچو اپنے دوار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۸

فریدا ! جا تیوُ کھٹن ویل، تا تُورتا دُنی سِیوُ
مرگ سوائی نِیہہ جاں، بھرِیا تاں لدِیا

۸

جب کھٹنا تھا مست تھا، تجھے نہ تھا کچھ یاد
فریدا! پکّی ہو گئی، موت کی اب بنیاد

۹

دیکھ فریدا! جو تھِیا، ڈاڑھی ہوئی بھُور
اگھوُ نیڑا آئِیا، پچھا رہِیا دُور

۹

کھولو آنکھ فرید جی، ڈاڑھی ہُوئی کپاس
جنم بہت پیچھے رہا، انت بہت ہی پاس

۱۰

دیکھ فریدا ! جو تھِیا، سکّر ہوئی وِس
سائیں باجھو آپنے، ویدن کہیئے کِس

۱۰

فریدا ! شکّر زہر بن، جسم کو دیوے مات
سائیں بن کِس سے کہیں، اپنے درد کی بات

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۱

فریدؔا ! اَکھی دیکھ پتینیاں ، سُن سُن رِینے کنّ
ساخ پکندی آئیا، ہور کریندی ونّ

۱۱

دیکھ دیکھ آنکھیں گئیں ، سُن سُن بہرے کان
شاخِ جسم بھی پک گئی، ڈھونڈے ملے نہ جان

۱۲

فریدؔا! کالی جِنہی نہ راوِیا ، دھوَلی راوے کوئے
کرسائیں سِیو پرہڑی، رنگ نویلا ہوئے

۱۲

پیری میں وُہ کیا جپے، دِن جپ جوبن کھوئے
سائیں کے سنگ پریت کر، رنگ نویلا ہوئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۳ (محلّہ ۳)

فریدؔا! کالی دھولی صاحب سدا ہے، جے کو چِت کرے
آپنا لائیا پرم نہ لگئی، جے لوچے سبھ کوئے
ایہہ پرم پیالہ خصم کا، جَے بھاوے تَے دے

۱۳

پیری ہو کہ شباب ہو، جب بھی چِت دھرے
پریت لگائے نہیں لگے، لاکھ کوئی چاہے
پریم پیالہ خصم کا، جسے وُہ چاہے دے

(یہ اشلوک تیسرے گُرو شری امرؔداس جی نے بابا فریدؔ کے اشلوک نمبر ۱۲ کی تشریح کرنے کے لئے لِکھا تھا)

۱۴

فریدؔا! جِن لوئن جگ موہیا، سہ لوئن مَیں ڈِٹھ
کجل ریکھ نہ سہدِیا، سہ پنکھی سُوئے بِہٹھ

۱۴

جِن اکھِئن جگ موہ لیا، کاجل بھی تھا بھار
دیکھی اُن پہ لگی ہُوئی، اِک پرند کی ڈار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۵

فریدا! گوکیدیا چانگیدیا، متی دیدیا نِت
جو سَیطان ونجھائیا، سہ کِت پھیرہی چِت

۱۵

روز نصیحت دیجیئے، پھِرے نہ پھر بھی دھیان
اُونچے بول بھی بے اثر، من میں ہو جب شیطان

۱۶

فریدا ! تھیو پَواہی دبھ
جے سائیں لوڑہی سبھ
اِک چھجہی بِنا لتاڑِیاہ
تا سائیں دے در واڑِیاہ

۱۶

فریدا! بن رستے کی گھاس
اگر ہے پیا مِلن کی آس
ہوں سب پامال بچیں کچھ ایک
جو پہنچیں سائیں کے در نیک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۷

فریدا! خاک نہ نِندیئے، خاک جیڈ نہ کوئے
جیودِیا پَیرا تلے، مویَا اُوپر ہوئے

۱۷

خاک کی نِندا مت کرو، اِس سے بڑا نہ کوئے
جیتے جی پَیروں تلے، مریں تو اُوپر ہوئے

۱۸

فریدا ! جا لبھ تہ نیہہ کیا، لبھ تہ کُوڑا نیہہ
کچر جھت لگھایئے، چھپّر ٹُٹے میہہ

۱۸

لوبھ جہاں وہاں نیہہ نہیں، جھوٹی مہمل بات
ٹُوٹا چھپّر کب تلک، سہہ پائے برسات

۱۹

فریدا ! جنگل جنگل کیا بھَوَہی ، وَن کنڈا موڑیھ
وَسی رب ہیالیئے، جنگل کیا ڈھوڈیھ

۱۹

جنگل جنگل کیا پھِرے، کانٹوں پر کیا سوئے
باہر کیا ڈھونڈے اُسے، من اندر جو ہوئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۲۰

فریدا! اِنھی نِکی جنگھیئے، تھل ڈُوگر بھَویوم
انج فریدے گوجڑا، سے کوہاں تھِیوم

۲۰

جنگل پربت پھر کے بھی، تھک کر ہُوا نہ چُور
آج یہ گوزہ لگ رہا، جیسے کوسوں دُور

۲۱

فریدا ! راتی وڈّیاں ، دھکھ دھکھ اُٹھن پاس
دھرِگ تِنھا دا جیویا، جِنھا وِڈانی آس

۲۱

راتیں مشکل سے کٹیں، لمبی اور اُداس
لعنت اُن کی زندگی ، جنہیں پرائی آس

۲۲

فریدا ! جے مَیں ہودا وارِیا، مِتّا آئڑِیاں
ہیڑا جلے مجیٹھ جِیو اوپر انگاراں

۲۲

کُچھ جو چھپاؤں مِیت سے، آئیں جو میرے دوار
آگ میں لکڑی کی طرح، جلُوں ہزاروں بار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۲۳

فریدؔا ! لوڑے داکھ بجورِیاں، کِکّر بیجے جٹّ
ہنڈے اُون کتایئدا، پیدھا لوڑے پٹّ

۲۳

کِیکر بو کر دِل میں ہے، انگوروں کی تاک
کاتیں اُون اور خواب میں، ریشم کی پوشاک

۲۴

فریدؔا ! گلیئے چِکّڑ دُور گھر، نال پِیارے نیہہ
چلاتا بھِجّے کمبلی، رہاں تا تُٹّے نیہہ

۲۴

گلی میں کیچڑ دُور گھر، ساتھ پِیا کے نیہہ
چلُوں تو بھیگے کمبلی، رہوں تو ٹوٹے نیہہ

(نیہہ: محبت)

۲۵

بھِجّو سجّو کمبلی ، اللہ ورسئو میہہ
جائے مِلا تِنھا سجّنا ، تُٹّو ناہی نیہہ

۲۵

چاہے بھیگے کمبلی، رب برسائے میہہ
جائے مِلوں ساجن سے مَیں، ٹوٹے کہیں نہ نیہہ

(میہہ: بارش)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۲۶

فریدا! میں بھولا وا پگ دا، مت میکی ہوئی جائے
گہلا رُوح نہ جانئی، سِر بھی مِٹّی کھائے

۲۶

پگڑی ہی کا دھیان ہے، میلی نہ ہونے پائے
غافل رُوح کو کیا خبر، سر کو بھی مِٹّی کھائے

۲۷

فریدا! سکّر، کھنڈ، نوات، گُڑ، ماکھیو، ماجھا دُدّھ
سبھے وستُو مِٹھیاں، رب نہ پُجّن تُدّھ

۲۷

دُودھ، کھانڈ، مصری، شکر، شہد ہو یا گُڑ ہوئے
یہ سب میٹھے ہیں مگر، رب سے نہ میٹھا کوئے

۲۸

فریدا! روٹی میری کاٹھ کی، لاوَن میری بھکھ
جِنھا کھادھی چوپڑی، گھنے سہن گے دُکھ

۲۸

روٹی میری کاٹھ کی، بھاجی میری بھُوک
چُپڑی جو کھائیں دُکھ سہیں، مُجھ سے نہ ہو یہ چُوک

(بھاجی: سبزی)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۲۹

رُکھی سُکھی کھائے کے، ٹھنڈا پانی پیئو
فریدا ! دیکھ پرائی چوپڑی، نا ترسائے جیئو

۲۹

رُوکھی سُوکھی کھائے کے، ٹھنڈا پانی پی
چُپڑی دیکھ پرائے کی، مت ترساؤ جی

۳۰

اَج نہ سُتّی کنت سِہو، انگ مُڑے مُڑ جائے
جائے پُچھّ ڈوہاگنی، تُم کِکو رین وِہائے

۳۰

آج نہ سوئی کنت سنگ، انگ انگ ٹُوٹا جائے
پُوچھ دُہاگن سے ذرا، کیسے رین بِتائے

(کنت: شوہر؛ دُہاگن: بیوا؛ رین: رات)

۳۱

ساہُرے ڈھوئی نہ لہیے، پیئی ئے ناہی تھاؤ
پِر واترِی نہ پچھئی، دھن سوہاگن ناؤ

۳۱

رہے سُہاگن نام کی، پیئہ جو نہ پُوچھے بات
مَیکا یا سُسرال ہو ، کٹے نہ اِک بھی رات

(پیئہ: محبوب)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۳۲ (محلّہ ۱)

سائیرے پیئی ئے کنت کی ، کنت اگم اتھاہ
نانک سو سوہاگنی، جو بھاوے بے پرواہ

۳۲

میکا یا سُسرال ہو، پیئہ تو ہے اگم اتھاہ
وہی سُہاگن ہے جِسے ، چاہے وُہ بے پرواہ

(یہ اشلوک پہلے گروشری نانک دیو جی نے بابا فریدؔ کے اشلوک نمبر ۳۱ کی تشریح کرنے کے لئے لِکھا تھا)

(اگم: غیب دان؛ اتھاہ: بہت ہی گہرا)

۳۳

نہاتی دھوتی سنبھی، سُتّی آئی نچِند
فریدؔا ! رہی سو بیڑی ہِنگ دی ، گئی کتھوری گندھ

۳۳

سجی نہا دھو کر مگر ، گھیرا نیند نے آن
بُو جو کستوری کی تھی ، رہ گئی ہینگ سمان

۳۴

جوبن جاندے نا ڈراں، جو سوہ پریت نہ جائے
فریدؔا ! کِتتی جوبن پریت دِن، سُکّ گئے کُملائے

۳۴

جوبن جاتے کیوں ڈروں ، پیئہ سے جو پریت نہ جائے
کتنے جوبن پریت دِن، سُوکھ گئے کُملائے

(جوبن: شباب؛ پریت: محبت)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۳۵

فریدؔا! چِت کھٹولا، وان دُکھ، بِرہ وِچھاون لیف
ایہو ہمارا جِیونا، تُو صاحب سچّے ویکھ

۳۵

چِنتا کھاٹ ہے، بان دُکھ، بِرہ ہی جِیون ریکھ
یہی ہے اپنی زندگی، سچّے صاحب! دیکھ

(کھاٹ: چارپائی؛ بان: رسّی؛ جیون ریکھ: Life-line ، زندگی کی اہم ضرورت؛ بِرہ: ہجر)

۳۶

بِرہا بِرہا آکھیئے، بِرہا تُو سُلطان
فریدؔا! جِت تن بِرہ نہ اُوپجے، سو تن جان مسان

۳۶

بِرہ بِرہ سب کہہ رہے، بِرہ تو ہے سُلطان
جِس میں بِرہ پیدا نہ ہو، وُہ تن ہے شمشان

۳۷

فریدؔا! ایہ وِس گندلا، دھریاں کھنڈ لِواڑ
اِک راہیدے رہ گئے، اِک راوھی گئے اُجاڑ

۳۷

وِش کے پَودے ہر طرف، کھانڈ کا اوڑھے لیپ
مرے کُچھ اِن کو بیجتے، چھوڑ گئے کُچھ کھیپ

(وِش: زہر؛ لیپ: تہ، پرت؛ کھیپ: سامان، مال)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۳۸

فریدؔا ! چار گوائیا ہنڈھ کے، چار گوائیا سّم
لیکھا رب منگیسِیا، تُوں آہوں کیہرے کّم

۳۸

چار گنوائے بھٹکتے، سو کے گنوائے چار
رب مانگے لیکھا کہ تُو ، آیا تھا کِس کار

(لیکھا: حساب)

۳۹

فریدؔا ! در درواجے جائے کے، کِتو ڈِٹھو گھڑیال
ایہہ نِدوسا ماریئے، ہم دوسا دا کیا حال

۳۹

ہر گھر ہر در دیکھئے، مار سہے گھڑیال
نِسبت اِس بزدوش کے، دوشیوں کا کیا حال

۴۰

گھڑیئے گھڑیئے ماریئے، پہری لہئے سجائے
سو ہیڑا گھڑیال جِتو ، ڈُکھی رَین وِہائے

۴۰

کھاوے مار گھڑی گھڑی، سزا ملے ہر پہر
جسم بنا گھڑیال سا ، رات ہے جی پر قہر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۴۱

بُڈّھا ہوئا شیخ فریدؔ، کمبن لگّی دیہہ
جے سَو ورہیا جیوَنا، بھی تن ہوسی کھیہہ

۴۱

بُوڑھے ہُوئے فریدؔ جی، کانپے جسم کا جال
انت تو ہوگا خاک میں، چاہے مِلیں سَو سال

۴۲

فریدؔا! بار پرائے بَیسنا، سائیں مُجھے نہ دیہہ
جے تُوں ایوے رکھسی، جیو سریر ہو لیہہ

۴۲

غیر کے در پہ بیٹھنا، سائیں! مجھے نہ دے
جو ایسے رکھنا ہے تو، جان مِری لے لے

۴۳

کندھ کُہاڑا سِر گھڑا، وَن قیصر لوہار
فریدؔا! ہو لوڑی سوہ آپنا، تُو لوڑہی انکیار

۴۳

سر پہ گھڑا، کاندھے کُٹھار، جنگل میں سردار
مَیں تو ڈُھونڈوں سائیں کو، ڈُھونڈے آگ لوہار

(کُٹھار: کلہاڑا)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۴۴

فریدؔا! اِکنا آٹا اگلا، اِکنا ناہی لون
لگّے گئے سِنجاپسن، چوٹاں کھاسی کون

۴۴

اِک گھر میں آٹا بہت، اِک میں نہ نمک سمان
مار پڑے آگے کِسے، سب ہوگی پہچان

۴۵

پاس دماے چھت سِر، بھیری سڈّو رڈّ
جائے سُتّے جِیران مہہ، تھیئے اتیا گڈّ

۴۵

چھتر، دماے، تُوتیاں، بھاٹ تھے جِن کی جان
فریدؔا! وُہ بھی یتیم بن، جا سوئے شمشان

(بھاٹ: قصیدہ خواں)

۴۶

فریدؔا! کوٹھے منڈپ ماڑِیا، اُسارِدے بھی گئے
کُوڑا سَودا کر گئے، گوری آئے پیے

۴۶

چوبارے، کوٹھے، محل، سب کچھ چھوڑ گئے
جھوٹے سب سَودے ہُوئے، قبر میں جب اُترے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۴۷

فریدا! کھمبڑ میخا اگلیا، جِند نہ کائی میخ
واری آپو آپنی، چلے مسائق سیخ

۴۷

گدڑی میں سَو ٹانکے لگے، جان پہ ایک نہ میخ
اپنے اپنے وقت پر، چلے گئے سب شیخ

۴۸

فریدا! دُہ دِیوی بلندِیاں، ملک بہٹھا آئے
گڑھ لِیتا گھٹ لُٹیا، دِیوڑے گیا بُجھائے

۴۸

دونوں دِیئوں کے سامنے، ملک الموت کھڑا
گڑھ جیتا، گھٹ لُوٹ کر، چل دِیا دِیئے بُجھا

۴۹

فریدا! ویکھ کپاہ ہے جے تھِیا، جے سِر تھِیا تِلاہ
کماد ے ارو کاغدے، کُنّے کوئلیاہ
مندے عمل کریدیا، ایہہ سجائے تِناہ

۴۹

دیکھ کپاس کماد پر، تِلوں پہ بیتے کیا
کاغذ، کُوزے، کوئلا، ہووے حال بُرا
کام بُرا جو بھی کرے، ایسی مِلے سزا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۵۰

فریدا ! کنّ مُصلاّ، صُوف گل، دِل کاتی گڑ وات
باہر دِسے چانناں، دِل اندھیاری رات

۵۰

بھیس فقیری ، مُنہ میں گڑ، دِل میں مگر ہے گھات
باہر سب اُجلا دِکھے، اندر کالی رات

(گھات: فریب)

۵۱

فریدا ! رتی رّت نہ نکلے، جے تن چیرے کوئے
جو تن رتے رب سِیو، تِن تن رّت نہ ہوئے

۵۱

بُوند نہ نکلے خون کی، جو تن چیرے کوئے
رب کے رنگ میں جو رنگا، اُس تن لہُو نہ ہوئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۵۲ (محلّہ ۳)

ایہہ تن سبھو رّت ہے، رّت بِن تن نہ ہوئے
جو سوہ رتے آپنے، تِت تن لوبھ رّت نہ ہوئے
بھَے پیئے تن کھِین ہوئے، لوبھ رّت وِچھو جائے
جِیو بَیسنتر دھات سُدّھ ہوئے
تِیو ہری کا بھَو دُرمت مَیل گوائے
نانکؔ تے جن سوہنے، جے رتے ہری رنگ لائے

۵۲

یہ تن سارا خون ہے، لہو بِن تن نہیں ہوئے
پیئہ میں رنگے جو تن وہاں، لوبھ لہو نہیں کوئے
رب کے ڈر سے تن سے تو، لوبھ لہو اُڑ جائے
آگ میں تپ کر دھات بھی، جوں خالص ہو جائے
ہری کے ڈر سے چِت میں، بُری سوچ نہیں آئے
نانکؔ وہی سُندر جنہیں، ہریؔ کا رنگ سُہائے

(یہ اشلوک تیسرے گُرو شری امرؔداس جی نے بابا فریدؔ کے
اشلوک نمبر ۵۱ کے مفہوم کا دائرہ وسیع کرنے کے لئے لِکھا تھا)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۵۳

فریدؔا سوئی سروَر ڈھوڈھ لئو، جتھہو لبھی وتھ
چھپّڑ ڈھوڈھے کیا ہووے، چکّڑ ڈُبّے ہتھ

۵۳

وہی سروَر ڈُھونڈ تُو، جہاں بنے کُچھ بات
چھپّر ڈُھونڈے کیا مِلے، کیچڑ آوے ہاتھ

(سروَر: تالاب؛ چھپّر: چھوٹا تالاب)

۵۴

فریدؔا! ننڈھی کنت نہ راویئو، وڈّی تھی مُیِیاس
دھن کُوکیندی گور میں، تےَ سوہ نا مِلِیِیاس

۵۴

جوبن رُت میں کنت کا، کبھی کِیا نہیں دھیان
اب چیخے ہے قبر میں، کیوں نہ مِلی اُسے آن

۵۵

فریدؔا ! سِر پلیا داڑی پلی، مُچھاں بھی پلیاں
رے من گہلے باولے، مانہی کیا رلیاں

۵۵

ڈاڑھی، سر، دونوں کپاس، مُوچھ بھی ہوئی کپاس
رے من ! غافل باؤلے، چھوڑے نہ کیوں رنگ راس

(باؤلا: دیوانہ)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۵۶

فریدؔا ! کوٹھے دھکّن کیتڑا، پر نیدڑی نِوار
جو دِہہ لدّھے گانوے، گئے وِلاڑ وِلاڑ

۵۶

چھت کی دَوڑ کہاں تلک، اُٹھ اب نیند سے جاگ
مِلے ہیں جو گِنتی کے دِن، وُہ بھی ہیں بھاگا بھاگ

۵۷

فریدؔا ! کوٹھے منڈپ ماڑیا، ایت نہ لائے چِت
مِٹّی پئی اتولوی، کوئی نہ ہوسی مِت

۵۷

چوبارے ، کوٹھے ، محل، اِن سے نہ رکھو پریت
ڈھیروں خاک پڑے گی جب، کوئی نہ ہوگا میت

(میت: دوست)

۵۸

فریدؔا! منڈپ مال نہ لائے ، مرگ ستانی چِت دھر
سائی جائے سمھال، جتھے ہی تو ونجھنا

۵۸

دھن دولت سے نہ موہ رکھ، موت بڑی بلوان
آخر جانا ہے جہاں، رہے وہیں کا دھیان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۵۹

فریدا! جِنہی کمی ناہی گُن، تے کمڑے وِسار
مت شرمندہ تھیوہی، سائیں دے دربار

۵۹

جن کاموں میں گُن نہیں، بھُولیئے ایسے کار
شرمندہ مت ہوئیے، سائیں کے دربار

۶۰

فریدا! صاحب دی کر چاکری، دِل دی لاہ بھراند
درویسا نو لوڑیئے، رُکھاں دی جیراند

۶۰

صاحب کی کر چاکری، دِل سے بھرم مِٹا
درویشوں کو چاہیئے، دھیرج پیڑوں کا

(دھیرج: تحمل)

۶۱

فریدا! کالے میڈے کپڑے، کالا میڈا ویس
گُنہی بھریا مَیں پھراں، لوک کہے درویس

۶۱

کالے ہیں کپڑے مِرے، کالا میرا ویش
بھرا گناہوں سے مگر، لوگ کہیں درویش

(ویش: لباس)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۶۲

تتّی توئی نہ پلّوے، جے جل ٹُمّی دیہ
فریدا! جو ڈوہاگن رب دی، جھوریدی جھوریہ

۶۲

سڑی ہوئی کھیتی کبھی، جل سے ہری نہ ہوئے
رب کی دُہاگن عُمر بھر، خون کے آنسو روئے

۶۳

جاں کُواری تاں چاؤ، وِیواہی تاں معاملے
فریدا ایہو پچھوتاؤ، وّت کُواری نہ تھیئے

۶۳

جب تھی کنواری چاؤ تھے، بیاہی تو جنجال
پھِر نہ کنواری بن سکوں، کھاوے یہی خیال

۶۴

کلّر کیری چھپّڑی، آئے الّتھے ہنجھ
چنجو بوڑن نہ پیوہی، اُڈّن سندی ڈنجھ

۶۴

کلّر کی اِک پوکھری، ہنس جو اُترے آن
چونچ بھِگو کر چل دیئے، اُڑنے پر تھا دھیان

(پوکھری: چھوٹا تالاب)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

٦٥

ہنس اُڈری کودھرے پیا، لوک وِڈارن جائے
گہلا لوک نہ جاندا، ہنس نہ کودھرا کھائے

٦٥

کودوں کے کھیتوں سے بھی، ہنس اُڑانے جائیں
پاگل ہیں نہیں جانتے، ہنس نہ کودوں کھائیں

(کودوں: ایک ستاغلہ)

٦٦

چل چل گئیاں پنکھیِیا، جِتھی وسائے تل
فریدا! سرو بھریا بھی چلسی، تھکّے کول اِکل

٦٦

چلے گئے پنچھی سبھی، جن سے بسا تھا تال
سُوکھے گا یہ تال بھی، ہونگے کنول بے حال

(تال: تالاب)

٦٧

فریدا! اِٹّ سِرانے، بھوئی سوَن، کیڑا لڑِوَ ماس
کیتڑیا جُگ واپرے، اِکتو پیا پاس

٦٧

کیڑوں بھری زمین میں، اینٹ سرہانے ہوئے
جگوں جگوں تک جسم تب، ایک ہی کروٹ سوئے

(جگ: زمانہ، تقریباً پانچ ہزار سال کا عرصہ)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۶۸

فریدا ! بھنّی گھڑی سوّنوی ، ٹوٹی ناگر لجّ
عِزرائیل فریستہ ، کئے گھر ناٹھی اجّ

۶۸

پھوٹ گیا رنگیں گھڑا، ٹوٹی سانس کی ڈور
عِزرائیل اب چل پڑا، کِس کے گھر کی اور

۶۹

فریدا ! بھنّی گھڑی سوّنوی ، ٹوٹی ناگر لجّ
جو سجّن بھوئی بھار تھے ، سہ کیو آوہی اجّ

۶۹

پھوٹ گیا رنگیں گھڑا ، ٹوٹی سانس کی ڈور
دھرتی پر جو بھار تھے ، کیوں لوٹیں اِس چھور

(چھور: کنارہ)

۷۰

فریدا ! بے نِواجا کتّیا ، اِہہ نہ بھلی رِیت
کبھی چلن نہ آیِیا ، پنجے وخت مسیت

۷۰

پانچوں وقت نماز کو ، مسجد میں جو نہ آئے
کرے نہ جو بھی بندگی ، سگ کا درجہ پائے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۷۱

اُٹھ فریدؔا! اُجو ساج، صُبح نِواج گُزار
جو سِر سائیں نہ نِوے ، سو سِر کپّ اُتار

۷۱

اُٹھو فریدؔ! وضو کرو، صُبح کی پڑھو نماز
کرے نہ سجدہ، کاٹ دو، اپنا سرِ ناساز

۷۲

جو سِر سائیں نہ نِوے، سو سِر کیجیئے کائے
گُنّے ہیٹھ جلایئے، بالن سندے تھائے

۷۲

سجدے میں نہ جو سر جھکے ، اُس کا کرو گے کیا
ہانڈی تلے جلائے کے، کام لو اِیندھن کا

(ایندھن: جلانے کی لکڑی)

۷۳

فریدؔا ! کِتّھے تیڈے ماپیا، جِنھی تُو جنیوہ
تَے پاسہو اوئے لَد گئے، تُو اجے نہ پتنیوہ

۷۳

کہاں ترے ماں باپ ہیں، جنہوں نے جنم دِیا
چھوڑ کے تُجھ کو چل دیئے، پھر بھی نہ تُو سمجھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۷۴

فریدا ! من میدان کر، ٹوئے ٹپّے لاہ
اگّے مُول نہ آوسی، دوجق سندی بھاہ

۷۴

فریدا ! من ہموار کر، اُونچ نیچ کو تیاگ
آگے پھر نہیں آئے گی، دوزخ کی کوئی آگ

---

۷۵ (محلّہ ۵)

فریدا! خالق خلق مہہ، خلق وسے رب ماہی
مندا کِس نو آکھیئے، جاں تِس بِن کوئی ناہی

۷۵

فریدا ! خالق خلقت میں بسے ، رب میں خلقت ہوئے
کِسے بُرا ہم کہہ سکیں ، رب بِن جگ میں نہ کوئے

(یہ اشلوک پانچویں گُروشری ارجن دیو جی نے بابا فرید کے اشلوک نمبر ۷۴ کی تشریح کرنے کے لئے لِکھا تھا)

۷۶

فریدا ! جے دِہہ نالا کپّیا، جے گُل کپّی چُکھ
پَون نہ اِتّی معاملے، سہاں نہ اِتّی دُکھ

۷۶

کیوں نہ گلا کاٹا مِرا، کاٹی تھی جب نال
سہنے نہ پڑتے اِتنے دُکھ، اور اِتنے جنجال

(نال: ناف کی نلی)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۷۷

چِتّن چلّن رتن سہ سُنیر بہہ گئے
ہیڑے مُتّی دھاہ سہ جانی چلے گئے

۷۷

دانت، آنکھیں، ٹانگیں گئیں، کان ہُوئے بہرے
جسم ڈھلا کیا سب عزیز، اِس کو چھوڑ گئے

۷۸

فریدا ! بُرے دا بھلا کر، غُصّہ من نہ ہدھائے
دیہی روگ نہ لگئی، پلّے سبھ کچھ پائے

۷۸

بُرے کا بھی کیجئے بھلا، من میں نہ غُصّہ آئے
تن روگوں سے بچا رہے، پاس سے کُچھ بھی نہ جائے

۷۹

فریدا ! پنکھ پراہُنی، دُنی سُہاوا باغ
نوبت وجّی صبح سِو، چلّن کا کر ساج

۷۹

دُنیا سُہانا باغ ہے، ہم پنچھی مہمان
بجی ہے نوبت صُبح کی، باندھو اب سامان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۸۰

فریدا! رات کتھوری ونڈیئے، سُتّیا مِلے نہ بھاؤ
جِنھا نین نیندراولے، تِنھا مِلن گیاؤ

۸۰

رات میں کستوری بٹے، بھاگ ملے نہیں سوئے
ادھ جاگا بھی نیند میں، اپنا حصّہ کھوئے

(بھاگ: حصّہ)

۸۱

فریدا ! مَیں جانیا دُکھ مُجھ کو، دُکھ سبایئے جگ
اُوچے چڑ کے دیکھیا، تاں گھر گھر ایہا اگ

۸۱

مَیں سمجھوں دُکھ بس مجھے، سکل جگت دُکھ راگ
دیکھوں اُونچا ہو کے تو، گھر گھر یہی ہے آگ

(سکل جگت: کُل دنیا)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۸۲ (محلّہ ۵)

فریدا! بھومی رنگاولی، منجھ وِسولا باغ
جو جن پیر نِواجیا، تِنہا اَنچ نہ لاگ

۸۲

رنگ بھری دھرتی پہ ہے، آتشِ سم کا باغ
جسے نوازے پیر اُسے، آنچ لگے نہ ہی داغ

(یہ اشلوک پانچویں گرو شری ارجن دیو جی نے بابا فرید کے اشلوک نمبر ۸۱ کے
مفہوم کا دائرہ وسیع کرنے کے لئے لِکھا تھا)

---

۸۳ (محلّہ ۵)

فریدا! عُمر سُہاوڑی، سنگ سُونڑی دیہہ
وِرلے کوئی پائیَن، جِنھا پیارے نیہہ

۸۳

اُن کا ہے جیون سُکھ بھرا، اُن کی ہے سُندر دیہہ
ایسے کم ہی لوگ ہیں، جنہیں پِیا سے نیہہ

(یہ اشلوک پانچویں گرو شری ارجن دیو جی نے اشلوک نمبر ۸۱ اور ۸۲ کی بات کو آگے بڑھاتے ہُوئے لِکھا تھا)

(دیہہ: جسم)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۸۴

کندھی وَہن نہ ڈھاہ، تو بھی لیکھا دیوَنا
جِدّھر رب رجائے ، وَہن تِداوَ گئو کرے

۸۴

ندی! نہ اپنا تٹ گِرا، دینا پڑے حساب
مانا رب کی رِضا میں ہیں، تیرے پیچ و تاب

(تٹ: کنارہ)

۸۵

فریدؔا ! ڈُکھا سیتی دِہ گیا، سُولاں سیتی رات
کھڑا پُکارے پاتنی، بیڑا کپّر وات

۸۵

دِن دُکھ میں گُورے سدا، شب کو چُبھتے خار
بیڑا بھنور کے مُنہ میں ہے، کھیوٹ رہا پُکار

(کھیوٹ: ملاح؛ سدا : ہمیشہ)

۸۶

لمّی لمّی ندی وہے، کندھی کیرے ہیت
بیڑے نو کپّر کیا کرے، جے پاتن رہے سُچیت

۸۶

تٹ کو گراتی جا رہی، ندی کو ہے ابھیمان
بیڑا بھنور سے بچ سکے ، رکھے جو کھیوٹ دھیان

(ابھیمان: غرور)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۸۷

فریدا! گلی سو سجّن ویہہ، اِک ڈھونڈیہی نہ لہاں
دھکھاں جِتو ما لیہہ، کارن تِتھا ما پری

۸۷

باتوں کے دھنی بیسیوں، اصل ملے نہیں ایک
سُلگوں اُپلے کی طرح، مِلے نہ ساجن نیک

۸۸

فریدا اِہہ تن بھوکنا، نِت نِت دُکھیئے کون
کنّی بُجّے دے رہاں، کِتّی وگّے پیُون

۸۸

تن کی مانگیں بڑھ رہیں، دُکھ میں رہوں سدا
کانوں میں بھر لی رُوئی ، لاکھ اب چلے ہوا

۸۹

فریدا! رب کھجوری پکّیاں، ماکھیہ نئی وہنّ
جو جو وِنجھے ڈیہڑا، سو عُمر ہتھ پَوِنّ

۸۹

رب کی کھجوریں ہیں پکی، شہد کی ندی بہے
عُمر سے منفی ہو کے ہی، دِن رس میں گزرے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۹۰

فریدا ! تن سُکّا، پنجر تھیا، تلیا کھونڈ ہی کاگ
اجے سو رب نہ باہڑو، دیکھ بندے کے بھاگ

۹۰

تن سُوکھا، پنجر ہُوا، تلوے نوچیں کاگ
اب بھی نہ رب پہنچے تو پھر، بندے کا ہے بھاگ

(کاگ: کوّا، زاغ؛ بھاگ: نصیب)

۹۱

کاگا کرنگ ڈھڈھولیا، سگلا کھائیا ماس
ایہہ دُئی نینا مت چھوہو، پر دیکھن کی آس

۹۱

کاگا! پنجر نوچ کر، کھا لو سارا ماس
مت چھیو یہ دو نینن، پیہ دیکھن کی آس

۹۲

کاگا! چُونڈ نہ پنجرا، بسئے تاں اُڈّر جاہ
جت پنجرے مِرا سوہ وسئے، ماس نہ تِدُ وکھاہ

۹۲

کاگا ! نوچ نہ یہ بدن ، بس میں ہے تو اُڑ جا
جس میں مِرا سائیں بسے ، اُس کا ماس نہ کھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۹۳

فریدا! گور نِمانی سڈ کرے، نِگھریا گھر آؤ
سر پر میتھے آونا، مرنہو نا ڈریا ہو

۹۳

قبر صدا یہ دے رہی، بے گھر! گھر کو آ
مَیں ہی ہوں منزِل تری، مُجھ سے مت گھبرا

۹۴

اِتھی لوئینی دیکھدِیا، کیتی چلّ گئی
فریدا! لوکاں آپو آپنی، مَیں آپنی پئی

۹۴

کِتنے ہی میرے دیکھتے، چھوڑ گئے ہیں پران
سب کو جب اپنی پڑی، رکھوں اپنا دھیان

۹۵

آپ سوار ہی مَیں مِلہی، مَیں مِلیا سُکھ ہوئے
فریدا جے تُو میرا ہوئے رہہ، سبھ جگ تیرا ہوئے

۹۵

سنورے تو تجھے مَیں ملوں، سُکھ کا سویرا ہوئے
جو تُو میرا ہو رہے، سب جگ تیرا ہوئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۹۶

کندھی اُتے رُکھڑا، کچرک بنھے دھیر
فریدا! کچے بھانڈے رکھیئے، کچرو تائیں نیر

۹۶

ندی کنارے پیڑ کا، دھیرج کون بندھائے
کچا برتن کب تلک، پانی کو رکھ پائے

۹۷

فریدا! محل نِسکھن رہ گئے، واسا آیا تل
گوراں سے نِمانیاں، بیسن روحاں مل
آکھیں سیخا بندگی، چلّن اج کہ کل

۹۷

محل بھی سُونے ہو رہے، بسا زمیں کا تل
روحیں قابض ہو رہیں، قبروں پہ ہر پل
کرو بندگی شیخ جی، رُخصت آج کہ کل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۹۸

فریدا! مئوتے دابنا ایوے دِسے، جِتو دریاوے ڈھاہا
لگّے دوجق تپیا سُنیا، ہُول پوے کاہاہا
اِکنا نو سبھ سوجھی آئی، اِک پھِردے بے پرواہا
عمل جے کیتیا دُنی وِچ، سہ درگہہ اوگاہا

۹۸

لگے کنارا موت کا، جُوں دریا کا چھور
آگے تپتے نرک میں، ہاہاکار کا شور
کچھ سمجھیں سب اور کچھ، پھِرتے بے پرواہ
کرم جو دُنیا میں کئے، بنتے وہی گواہ

۹۹

فریدا ! دریاوے کنّے بگُلا، بیٹھا کیل کرے
کیل کریندے ہنجھ نو، اچنتے باج پئے
باج پئے تِس رب دے، کیلاں وِسریاں
جو من چِتّ نہ چیتے سن، سو گالی رب کیاں

۹۹

ندی کنارے کھیلتا، بگلا ہنس لگے
کھیل رہے اُس ہنس پر، یک دم باز پڑے
باز پڑے اُس رب کے جو، سب کچھ چھوٹ گیا
جو نہ تھا من چِت دھیان میں، رب نے وُہ کام کیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۰۰

ساڈھے ترے من دیہری، چلّے پانی انّ
آیئو بندا دُنی وِچ، وتّ آسونی بنہ
ملک الموت جاں آوسی، سبھ درواجے بھنّ
تِناہ پیارِیا بھائِیاں، اگّے دِتّا بنہ
ویکھہو بندا چلّیا، چھو جنیاں دے کنّہ
فریدا! عمل جو کیتے دُنی وِچ، درگہہ آئے کمّ

۱۰۰

پانی انّ سے ہی چلیں، بھاری دیہہ کے شواس
بندہ جگ میں آئے ہے، لے کے سُہانی آس
آئے ملک الموت جب، توڑ کے سارے دوار
بھائی بندھو باندھ کر، کریں اُسے تیّار
چلا ہے بندہ چار کے، کندھوں پر اسوار
کرم جو اِس جگ میں کئے، کام آئیں اُس پار

(شواس: سانس؛ دوار: دروازہ)

۱۰۱

فریدا! ہو بلیہاری تِنہ پنکھیا، جنگل جِتھا واس
ککّر چُگّن تھل وَسن، رب نہ چھوڑن پاس

۱۰۱

دشت میں بسے پرند جو، اُن پر مَیں قُربان
تھل میں رہیں کنکر چگیں، رب کا نہ چھوڑیں دھیان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۰۲

فریدا! رُت پھری، وَن کمبیا، پت جھڑے جھڑ پاہہ
چارے کُنڈا ڈھونڈیاں، رہن کتھاؤ ناہہ

۱۰۲

رُت بدلی بن کانپ اُٹھا، پت جھڑ کا ہے زور
کُچھ بھی نہ پائندہ مِلا، ڈھونڈے چاروں چھور

۱۰۳

فریدا! پاڑ پٹولا دھج کری، کمبلڑی پہریئو
جِتھی ویسی سوہ مِلے، سیئی ویس کریئو

۱۰۳

دامن کو مَیں پھاڑ دُوں، کمبلی رکھوں پاس
جسے پہن سائیں ملے، پہنوں وہی لباس

---

۱۰۴ (محلّہ ۳)

کائے پٹولا پاڑتی، کمبلڑی پہریئی
نانک گھر ہی بیٹھیا سوہ مِلے، جے نیت راس کریئی

۱۰۴

کیوں کر اوڑھوں کمبلی، دامن کیوں کروں چاک
گھر بیٹھے سائیں مِلے، نیت گر ہو پاک

(یہ اشلوک تیسرے گُرو شری امرداس جی نے بابا فرید کے اشلوک نمبر ۱۰۳ کی اصلاح کرتے ہُوئے لِکھا تھا)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۰۵ (محلّہ ۵)

فریدا! گرب جِتا وڈِیائیا، دھن جوبن آگاہ
خالی چلے دھنی سِکو، ہتّے جِنو میہاہ

۱۰۵

دولت اور شباب پر، عظمت پہ جو اِترائے
ٹیلوں پہ نہ جُوں مینہ رُکے، رب سے وُہ خالی جائے

(یہ اشلوک پانچویں گورو شری ارجن دیو جی نے اشلوک نمبر ۱۰۳ اور ۱۰۴ کی بات کو آگے بڑھاتے ہُوئے لکھا تھا)

۱۰۶

فریدا! تِنھا مُکھ ڈراونے، جِنھا وِساروَن ناوَ
ایتھے دُکھ گھنیریا، اگے ٹھَور نہ ٹھاوَ

۱۰۶

دیکھ کے اُن کو ڈر لگے، بھُول گئے جو نام
ڈھیروں دُکھ پائیں یہاں، آگے نہ کوئی مقام

۱۰۷

فریدا! پچھل رات نہ جاگِیوہ، جیو ڈرو مُئیوہ
جے تَے رب وِساریا، تا رب نہ وِسروَہ

۱۰۷

زندہ مُوئے سمان تُو، جگا نہ آخرِ شب
تُو بھُولا رب کو مگر، بھُولا تجھے نہ رب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۰۸ (محلّہ ۵)

فریدؔا! کنت رنگاولا، وڈّا بے محتاج
اللہ سیتی رتیا، ایہو سچاوا ساج

۱۰۸

فریدؔا ! کنت حسین ہے، اور ہے بے محتاج
رنگ میں اُس کے جو رنگا، رُوپ وہی معراج

(یہ اشلوک پانچویں گُرو شری ارجن دیو جی نے بابا فریدؔ کے اشلوک نمبر ۱۰۷ کی تشریح کرنے کے لئے لِکھا تھا)

---

۱۰۹ (محلّہ ۵)

فریدؔا! دُکھ سُکھ اِکّ کر، دِل تے لاہ وِکار
اللہ بھاوے سو بھلا، تاں لبھّی دربار

۱۰۹

فریدؔا ! دُکھ سُکھ ایک کر، دِل سے نِکال وِکار
رب چاہے تو پائے گا، تُو اُس کا دربار

(یہ اشلوک بھی پانچویں گُرو شری ارجن دیو جی نے بابا فریدؔ کے
اشلوک نمبر ۱۰۷ کی تشریح کرنے کے لئے لِکھا تھا)

(وِکار: بُرائی)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۱۰ (محلّہ ۵)

فریدؔا! دُنی وجائی وجّدی، تُوں بھی وجّہ نال
سوئی جیو نہ وجّدا، جِس اللہ کردا سار

۱۱۰

دُنیا ناچ نچائے ہے، تُو بھی ناچے ساتھ
وہی بچے جِس شخص کا، اللہ تھامے ہاتھ

(یہ اشلوک بھی پانچویں گُروشری ارجنؔ دیو جی نے بابا فریدؔ کے اشلوک نمبر ۱۰۷ اور اپنے اشلوک نمبر ۱۰۸، ۱۰۹ کی بات کو آگے بڑھاتے ہُوئے لِکھا تھا)

---

۱۱۱ (محلّہ ۵)

فریدؔا ! دِل رتا اِس دُنی سِہو، دُنی نہ کِتّے کمّ
مِثل فقیراں گاکھڑی، سو پایئے پُور کرمّ

۱۱۱

دُنیا ہے بیکار کی، جِس میں رنگا ہے دِل
کٹھِن فقیری ہے بہت، مِلنی بھی مشکل

(یہ اشلوک بھی پانچویں گُروشری ارجنؔ دیو جی نے بابا فریدؔ کے اشلوک نمبر ۱۰۷ اور اپنے اشلوک نمبر ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰ کے مفہوم کا دائرہ وسیع کرنے کے لیے لِکھا تھا)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۱۲

پہلے پہرے پھُلڑا ، پھل بھی پچھا رات
جو جاگنہ لہنّ سے ، سائی کنّو دات

۱۱۲

صُبح کا جاگنا پھُول ہے، پھل ہے آخرِ شب
جو جاگیں حاصِل کریں، بخشِش دے جو رب

---

۱۱۳ (محلّہ ۱)

داتی صاحب سندیا ، کیا چلّے تِس نال
اِک جاگندے نا لہنہ ، اِکنا سُتیا دیئی اُٹھال

۱۱۳

صاحب کی ہیں یہ بخشِشیں، کوئی نہ زور چلے
ملیں نہ جاگتے کو کبھی ، سوئے کو بھی دے دے

(یہ اشلوک پہلے گُروشری نانک دیوجی نے بابا فریدؔ کے اشلوک نمبر ۱۱۲ کے مفہوم کا دائرہ وسیع کرنے کے لئے لِکھا تھا)

۱۱۴

ڈھوڈیدیئے سُہاگ کُو، تو تن کائی کور
جِنھا ناؤ سُہاگنی، تِنھا جھاک نہ ہور

۱۱۴

دھُونڈے پھِرے سُہاگ کو، دل میں رکھ کر دوش
کھوجیں نہیں سُہاگنیں، اور کہیں سنتوش

(دوش: بُرائی ؛ سنتوش: تسلّی)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۱۵

صبر منجھ کمان اے، صبر کا نیہنو
صبر سندا بان، خالق خطا نہ کری

۱۱۵

صبر کی من میں کمان ہو، صبر ہی کی ہو ڈور
صبر کا ہی جب تیر ہو، خالق تیری اور

۱۱۶

صبر اندر صابری، تن ایوے جالین
ہون نجیک خدائی دے ، بھیت نہ کسے دین

۱۱۶

جلے ہے تن من خوب جب ، صابر صبر کرے
ہووے رب کے قریں مگر، بھید نہ وہ کھولے

۱۱۷

صبر ایہو سُناؤ، جے توں بندہ دِڑ کرہی
وَدھ تھیوَ ہی دریاؤ، ٹُٹّ نہ تھیوَ ہی واہڑا

۱۱۷

صبر کو ہی رکھ مدّعا، پکّا اور مقبوُل
صبر بڑھے دریا ہے تُو، گھٹے تو بنے نہ کُول

(کُول: چھوٹی نہر)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۱۸

فریدا! درویسی گاکھڑی، چوپڑی پریت
اِکنی کِنّے چالیئے، درویساوی ریت

۱۱۸

درویشی مشکل بڑی، سطحی تیری پریت
ہیں کِتنے جِن سے چلی، درویشی کی ریت

۱۱۹

تن تپے تنّور جِیو، بالن ہڈّ بلن
پَیری تھکّاں سِر جُلاں، جے مُوں پری مِلن

۱۱۹

جِسم تپے تندُور سا، ہاڑ بنیں اِیندھن
پاؤں تھکیں چلُوں سر کے بل، جو ہو پیا مِلن

---

۱۲۰ (محلّہ ۱)

تن نہ تپا تنُّور جِیو، بالن ہڈّ نہ بال
سِر پَیری کِیا پھیڑِیا، اندر پری نِہال

۱۲۰

جِسم کو مت تندُور کر، ہاڑ نہ اِس میں ڈال
سر پیروں کا دوش کیا، اندر پیئہ کو سنبھال

(یہ اشلوک پہلے گُروشری نانک دیو جی نے بابا فریدؔ کے اشلوک نمبر ۱۱۹ کی اصلاح کرنے کے لئے لِکھا تھا)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۲۱ (محلّہ ۴)

ہو ڈھوڈھیدی سجّنا، سجّن میڈے نال
نانکؔ الکھ نہ لکھیئے، گُرمُکھ دیئی دِکھال

۱۲۱

ساجن کو مَیں ڈھونڈتی، ساجن دِل میں بسائے
پہچانوں کیسے اُسے، گُرو ہی اُسے دِکھائے

(یہ اشلوک چوتھے گُروشری رامؔ داس جی نے گُرونانکؔ دیو جی کے اشلوک نمبر ۱۲۰ کا دائرہ وسیع کرنے کے لئے لِکھا تھا)

---

۱۲۲ (محلّہ ۳)

ہنسا دیکھ ترندِیا، بگاں بھی آیا چاؤ
ڈُبّ مُئے بگ بپڑے، سِر تل اوپر پاؤ

۱۲۲

ہنس تیرتے دیکھ کر، بگلوں میں جاگا شوق
ڈُوب مرے سب باؤلے، اُلٹا پڑا یہ ذوق

(یہ اشلوک تیسرے گُروشری امؔرداس جی نے بابا فریدؔ کے اشلوکوں کے مفہوم کا دائرہ وسیع کرنے کے لیے لِکھا تھا)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۲۳ (محلّہ ۳)

مَیں جانیا وڈ ہنس ہے ، تاں مَیں کیتا سنگ
جے جانا بگ پُڑا، جنم نہ بھیڑی انگ

۱۲۳

سمجھی تھی وُہ ہنس ہے، تبھی دیا اُسے ساتھ
جانتی گر بگلا ہے وُہ، کبھی نہ تھامتی ہاتھ

(یہ اشلوک تیسرے گُروشری امرداس جی نے بابا فریدؔ کے اشلوکوں کے مفہوم کا دائرہ وسیع کرنے کے لیے لِکھا تھا)

---

۱۲۴ (محلّہ ۱)

کِیا ہنس کِیا بگلا، جا کنو ندر دھرے
جے تِس بھاوے نانکا !، کا گھو ہنس کرے

۱۲۴

ہنس ہو یا بگلا ہو وُہ، جِس پر نظر پڑے
رب کو اگر اچھا لگے، کوّے کو ہنس کرے

(یہ اشلوک پہلے گُروشری نانکؔ دیو جی نے بابا فریدؔ کے اشلوکوں کے مفہوم کا دائرہ وسیع کرنے کے لیے لِکھا تھا)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۲۵

سروَر پنکھی ہیکڑو، پھاہی وال پچاس
اِہ تن لہری گڈ تھِیا، سچّے! تیری آس

۱۲۵

پنچھی تہا تال میں، اور صیّاد پچاس
تن لہروں میں پھنس گیا، سائیں! تیری آس

۱۲۶

کوَن سو اکھر، کوَن گُن، کوَن سو مِنیا منت
کوَن سو ویسے ہو کری، جِت وَس آوے کنت

۱۲۶

شبد کون سا، کون گُن، منتر کون اننت
پہنوں کون لِباس میں، بس میں ہووے کنت

(اننت: جس کا اخیر نہ ہو)

۱۲۷

نِوَن سو اکھر، کھوَن گُن، چھبا مِنیا منت
اے ترے بھینے ویس کر، تاں وَس آوی کنت

۱۲۷

شبد نمن اور صبر گُن، وانی ناد اننت
اِن تینوں کو اوڑھ لے، بس میں ہووے کنت

(نمن: خاک ساری؛ وانی: بخن؛ ناد: صوت)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۲۸

متی ہودی ہوئے اِیانا، تان ہودے ہوئے نِتانا
انہودے آپ ونڈائے، کوئی ایسا بھگت سدائے

۱۲۸

عاقِل ہو کر طِفل ہے، شکت ہے لگے اشکت
پاس نہیں کُچھ پھر بھی دے ، وہی ہے سچّا بھگت

(شکت: طاقت ور؛ اشکت: کمزور)

۱۲۹

اِک پھِکّا نا گالائی ، سبھنا مے سچّا دھنی
ہیاؤ نہ کیہی ٹھاہی ، مانک سبھ امولوے

۱۲۹

سب میں وہی مالِک بسا، پھیکے بول نہ بول
دِل نہ کِسی کا توڑ تُو، سب موتی انمول

۱۳۰

سبھنا من مانِک ٹھاہنو، مُول مچانگوا
جے تو پِریا دی سِک، ہیاؤ نہ ٹھاہے کہیدا

۱۳۰

دِل شِکنی جائز نہیں، دِل مانِک سب کا
پِیا مِلن کا جو چاؤ ہے، کوئی دِل نہ دُکھا

(مانِک: گوہر)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(شبد ۔ا) خیر دیجے بندگی: راگ آسا

دِلہو محبّت جِن سیئی سچّیا
جِتھ من ہور مُکھ ہور سی کانڈھے کچّیا

رتّے عِسق خدائے رنگ دیدار کے
وِسریا جِتھ نام تے بھُوئی بھار تھیئے

آپ لیئے لڑ لائے در درویس سے
تِنھ دھّن جنیدی ماؤ آئے سپھل سے

پروردگار ، اپار ، اگم ، بےانت تُو
جِنھا پچھاتا سچّ چُمّا پیَر مُوں

تیری پنہہ خدائے تُوں بخسندگی
سیخ فریدے خیر دیجے بندگی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(شبد ۔ ۱) : بندگی کی خیرات

دِل سے محبت جو کریں، وہی ہیں سچّے لوگ
ظاہر و باطن مختلف، کافر، کچّے لوگ

رنگے خدا کے عشق میں، مِلے اُنہیں دیدار
بھُولے اُس کا نام جو، دھرتی پر ہیں بھار

باندھے رب خود سے جنہیں ، وہی ہیں در درویش
دھنیہ ہیں مائیں دھنیہ ہے، اُن کا جگ پرویش

تُو تو ہے پروردگار، اگم، اپار، انت
چومُوں اُن کے پاؤں جو، یہ سچ جانیں سنت

تیری پناہ میں ہوں خدا، بخشیو میری ذات
شیخ فریدؔ کو دیجیو، بندگی کی خیرات

(جگ پرویش: دنیا میں داخلہ)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(شبد۔۲) جمی پُچھے اسمان: راگ آسا

بولے سیخ فریدؔ پیارے الہہ لگے
اِہہ تن ہوسی خاک نِمانی گور گھرے

آج مِلاوا سیخ فریدؔ
ٹاکم کونجڑِیا منہو مچِندڑِیا

جے جانا مر جائیئے گھُم نہ آیئے
جھوٹھی دُنیا لگّ نہ آپ وجھایئے

بولیئے سچ دھرم جھوٹھ نہ بولیئے
جو گُرو دسّے واٹ مُریدا جولیئے

چھیل لنگھندے پار گوری من دھیرِیا
کنچن ونّے پاسے کلوَت چیرِیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سیخ حیاتی جگ نہ کوئی تھِر رہیا
جِس آسن ہم بیٹھے کیتے بَیس گیا

کتّک گونجاں چیت ڈوَ ساون بجلیاں
سِیالے سوہندِیاں پر گل باہڑیاں

چلّے چلّن ہار وِچارا لیئی منو
گنڈھیدِیاں چھہ ماہ تُرندِیاں ہِک کھِنو

جِمی پُچھے اسمان فریدا ! کھیوٹ کِن گئے
جالن گوراں نال اُلامے جیہ سہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(شبد۔۲): زمیں فلک سے پوچھتی

بولے شیخ فریدؔ جی، رب سے جوڑو دھیان
یہ تن قبر میں جا کے تو، ہوگا خاک سمان

وصل کی شیخ فریدؔ جی، آئی آج کی شام
من کو لُبھاتے نفس کی، بس میں رہے لگام

مر جانے کے بعد جب، کوئی نہ واپس آئے
جھوٹی دُنیا سنگ جُڑ، کیوں پھِر دھوکا کھائے

کبھی نہ بولو جھوٹ تُم، سچ کی نہ چھوڑو ٹیک
گُرو بتائے راہ جو، راہ وہی ہے نیک

پار کریں بلوان جب، نِربل پاویں بل
دھن دولت کے لالچی، دُکھ پاویں ہر پل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جگ میں ہمیشہ کے لئے، رُکا نہ کوئی رُکے
جِس آسن بیٹھے ہیں ہم، کتنے بیٹھ چکے

ساون بجلی، چیت آگ، کتگ مِلیں کُلنگ
سردی میں لچھا لگے ، پیئہ جو ہووے سنگ

جانے والے چل پڑے ، رے من ! سوچ سنبھل
بننے میں چھہ ماہ لگیں، ٹوٹے ایک ہی پل

زمیں فلک سے پوچھتی، کتنے گئے سردار
تن قبروں میں سڑ رہے، جان پہ گِلے ہزار

(ساون، چیت، کتگ: بکرمی کیلنڈر کے مہینوں کے نام)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(شبد۔۳) اللہ بیلی: راگ سُوہی

تپ تپ لُہی لُہی ہاتھ مرورؤ
باولی ہوئی سو سوہ لورؤ
تےَ سہہ من مہ کیِیا روس
مُجھ اوَگن سہہ ناہی دوس
تےَ صاحب کی میَں سار نہ جانی
جوبن کھوئے پاچھے پچھتانی

کالی کوئل تُو کِت گُن کالی
اپنے پریتم کے ہو برہے جالی
پرہی بہُون کتہی سُکھ پائے
جا ہوئے کرِپال تا پربھُو مِلائے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وِدھن کھوہی مُندھ اِکیلی
نا کو ساتھی نا کو بیلی
کر کِرپا پربھ سادھ سنگ میلی
جا پھِر دیکھا تا میرا اللہ بیلی

واٹ ہماری کھری اُڈینی
کھنڈوہ تِکھی بہت پِئینی
اُس اوپر ہے مارگ میرا
سیخ فریدا ! پنتھ سمہار سویرا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(شبد۔۳) اللہ بیلی

ہاتھ ملوں دُکھ دریا ڈُوبوں
ہُوئی باؤلی سائیں ڈھونڈوں
سائیں! تیرے من میں روش
مَیں دوشی، نہیں تیرا دوش
تُو مالِک نِری قدر نہ جانی
جوبن کھویا تب پہچانی

کیسے ہُوئی تُو کوئل کالی
پِیہ بِن ہُوئی مَیں جل جل کالی
پِیا بِنا کیسے سُکھ پائے
کرپا کرے پربھُو آپ مِلائے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گنواں بھینکر اور مَیں اکیلی
کوئی نہ ساتھی، کوئی نہ بیلی
پربھُو کرِپا ست سنگت لے لی
مِلا مجھے مِرا اللہ بیلی

راہ دُکھ بھری اور تاریک
تیغ کی دھار سے بھی باریک
اُس پر چلنا بہت محال
شیخ فریدؔا! پنتھ سنبھال

(روش:غصہ؛ بھینکر: خوفناک؛ پنتھ: راستہ)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(شبد۔۴) بیڑا بندھ نہ سکیو: راگ سُوہی لِلت

بیڑا بندھ نہ سکیو، بندھن کی ویلا
بھر سروَر جب اوچھلے، تب ترن دُہیلا
ہتھ نہ لائی کسنبھڑے، جل جاسی ڈھولا

اِک آپینے پتلی، سہہ کے رے بولا
دُدھا تھنی نہ آوَئی، پھِر ہوئے نہ میلا

کہے فرید سہیلیہو! سوہ الائیسی
ہنس چلّسی ڈُمّنا، اِہہ تن ڈھیری تھیسی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(شبد۔۴) بیڑا باندھ نہ پائے

بیڑا باندھ نہ پائے وقت پہ طالبِ منزل
بھرا سروَر جب اُچھلے تب تیرنا مشکل
چھوؤ نہ پھُول کُسمھ کا جل جاؤ گے باطِل

اہنکارِنی سُنے، پِیا کے بول اگن
چھاتی دُودھ نہ اُترے، پھِر نہ ہو پِیا مِلن

کہے فریدؔ، سہیلیو! جب سائیں مُلائے
ہنس انمنا چلے، جِسم مِٹّی ہو جائے

(اہنکارِنی: مغرور عورت؛ بول اگن: تلخ باتیں؛ انمنا: بے دلی سے)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

زاہدؔ ابرول

ماہ وسال کے نقوش

نام : وجے کمار ابرول

قلمی نام : زاہدؔ ابرول

والدین : جناب مُولؔ راج ابرول ؛ محترمہ بملاؔ دیوی (جنت نشیں)

پیدائش : ۲۰ دسمبر ۱۹۵۰ء ؛ چمبہ (ہماچل پردیش)

تعلیمی قابلیت : ایم۔ایس۔سی۔(آنرز) فزکس

ذریعہ معاش : پنشن یافتہ (سینئر مینجر، پنجاب نیشنل بینک)

مطبوعات :

۱۔ ''اندھا خدا'' (نظمیں) اردو میں ۱۹۷۸ء

۲۔ ''ایک صفحہ پُرنم'' (پنجاب میں دہشت پسندی کے دور پر نظمیں) اُردو اور ہندی میں ۱۹۸۶ء

۳۔ ''فرید نامہ'' (شیخ فریدؔ کے پنجابی کلام کا منظوم ترجمہ) اُردو اور ہندی میں ۲۰۰۳ء

۴۔ ''دریا دریا ساحل ساحل'' (غزلیات) اُردو اور ہندی میں ۲۰۱۴ء

۵۔ ''خوابوں کے پیڑ تلے'' (نظمیں) اُردو اور ہندی میں ۲۰۱۶ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۶۔ A Three-Step Journey - (2016)

Poetic Translation of Zahid Abrol's Urdu Poems

in English

By Dr. Lalit Mohan Sharma (Retd. Principal)

اعزازات و انعامات :

۱۔ فسٹ فرائی ڈے فورم، چنڈی گڑھ کی طرف سے ''رِشی پٹیالوی میموریل اوارڈ'' ۲۰۱۶ء

۲۔ بابا شیخ فریدؔ آگمن پرو پرفریدکوٹ ڈِسٹرکٹ کلچرل سوسائٹی کی طرف سے اعزاز ۲۰۱۶ء

۳۔ حضرت امیرؔ خسرو کلچرل سوسائٹی (کینیڈا) اور گلوبل پنجاب فاؤنڈیشن (ٹورنٹو چیپٹر) کی طرف سے اعزاز ۲۰۱۷ء

۴۔ ہماچل پردیش کلا سنسکرِتی اور بھاشا اکادمی کی طرف سے سال ۲۰۱۶ء کا اُردو ساہتیہ پُرسکار

۵۔ ہماچل پردیش کلا سنسکرِتی اور بھاشا اکادمی کی جنرل کونسل میں (۲۰۲۳۔۲۰۱۸) کے لیے اُردو زبان کی ادبی نمائندگی کے لیے نامزد۔

پُرانا پتہ : نارائن نواس، رام نگر ہوشیار پور (پنجاب)۔146001

موجودہ پتہ : ''گلرُخ''، نزدیک ڈی۔اے۔وی۔ پبلک اسکول، ننگل روڈ، اُونہ، ہماچل پردیش۔174303

فون: 01975-223939 ؛موبائل: 43939 98166 91+

email id : abrol.zahid@gmail.com

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri